Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 10

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

24 ربیع الثانی 1434 ہجری قمری 7 امان ہجری شمسی 71392 مارچ 2013ء

فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کا ایک حسن یہ بھی ہے کہ انسان لایعنی یعنی بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی کتاب الزہد جلد ۲ صفحہ ۵۵)

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔

کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کیے جائیں گے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بد اثر ڈالتا ہے‘ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزّت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا۔ اور اُن کی تعہّدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی سے اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع **مسیح موعود و مہدی معہود** نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغگو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین، اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم اِن زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔

ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا اُن کی حمایت میں۔ **کون خدا پر ایمان لایا؟** صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک، گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔

وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دُنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا **وہی خدا ہے** جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے **زبردست نشان** دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے **مسیح موعود** کر کے بھیجا۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں، نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیّوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے“۔

(’کشتی نوح‘۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19۔ مطبوعہ لندن)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اداریہ

تمبا کو نوشی چھوڑنا ممکن ہے!

کینسر کا پیش خیمہ۔ علاج وحل (قسط: آخری)

قارئین کرام! گزشتہ اقساط میں ہم تمباکو سے ہونے والے نقصانات اور اس کے متعلق اسلامی تعلیمات پر تفصیلی گفتگو کر چکے ہیں اور اس بات کو جان لیا ہے کہ اسلام کے نزدیک تمباکو لغویات میں شامل ہے اور مومن کی شان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ لغو سے اجتناب کرتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ السلام نے دوبارہ اسلامی تعلیمات کو رائج فرمایا اور ایک پاک معاشرہ قائم فرمایا جس کی مثال بجز صحابہ کرام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محال ہے۔ آپ نے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کرام نے تمباکو خصوصاً حقہ کو ناپسند فرمایا تو آپ کے متبعین نے اطاعت کے شاندار نمونے پیش فرمائے۔ بعض عمر رسیدہ لوگ مدتوں حقہ نوشی اور تمباکو کے عادی تھے اور حقہ ترک کرنے سے ان کی صحت اور مزاج پر بہت تکلیف دہ اثرات مرتب ہوئے مگر انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی بلکہ کامل اطاعت اور قوت ارادی سے اس موذی عادت سے نجات حاصل کی۔

ذیل میں چند ایسے ہی واقعات بیان کئے جا رہے ہیں جن میں ایک سچے احمدی کا عمل اس کے ایمان کی گواہی دے رہا ہے۔

جب ارادہ کرلیا: حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کے والدین اور دیگر رشتہ دار افیم وغیرہ کے عادی تھے انہیں دیکھ کر مولوی صاحب کو بھی عادت ہوگئی تھی جب قادیان میں آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''ہمارے دوستوں کو نشہ آور اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔''

تو آپ نے ایک دم اس عادت کو ترک کر دیا۔ پہلے تین دن تو ایسی حالت رہی کہ آپ میں اور مردہ میں کوئی فرق نہ تھا۔ اس کے بعد چالیس دن تک سخت تکلیف اٹھائی اور بہت بیمار ہو گئے۔ ابھی نقاہت باقی تھی کہ مسجد مبارک میں نماز کیلئے تشریف لائے۔ حضور نے فرمایا آپ آہستہ آہستہ چھوڑتے یکدم ایسا کیوں کیا۔

عرض کیا حضور جب ارادہ کرلیا تو یکدم ہی چھوڑ دی۔ (اصحاب احمد جلد ۵ حصہ سوم صفحہ ۶۹،۵)

پھانسی دے دی: حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:۔

میں شروع میں حقہ بہت پیا کرتا تھا۔ شیخ حامد علی بھی پیتا تھا۔ کسی دن شیخ حامد علیؓ نے حضرت صاحب سے ذکر کر دیا کہ یہ حقہ بہت پیتا ہے۔ اس کے بعد میں جو صبح کے وقت حضرت صاحب کے پاس گیا اور حضور کے پاؤں دبانے بیٹھا تو آپ نے شیخ حامد علی سے کہا کہ کوئی حقہ اچھی طرح تازہ کر کے لاؤ۔ جب شیخ حامد علی حقہ لایا تو حضور نے مجھ سے فرمایا کہ پیو۔ میں شرمایا مگر حضرت صاحب نے فرمایا جب تم پیتے ہو تو شرم کی کیا بات ہے۔ پیو کوئی حرج نہیں میں نے بڑی مشکل سے رک رک کر ایک گھونٹ پیا۔ پھر حضور نے فرمایا میاں عبداللہ مجھے اس سے طبعی نفرت ہے۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے بس میں نے اسی وقت سے حقہ ترک کر دیا اور اس ارشاد کے ساتھ ہی میرے دل میں اس کی نفرت پیدا ہوگئی۔ پھر ایک دفعہ میرے مسوڑھوں میں تکلیف ہوئی تو میں نے حضور سے عرض کیا کہ جب میں حقہ پیتا تھا تو یہ درد ہٹ جاتا تھا حضور نے جواب دیا کہ ''بیماری کیلئے حقہ پینا معذوری میں داخل ہے اور جائز ہے جب تک معذوری باقی ہے چنانچہ میں نے تھوڑی دیر تک بطور دوا استعمال کر کے پھر چھوڑ دیا۔

(سیرت المہدی جلد نمبر ۱ صفحہ ۸۴۔۸۵)

خدا کا فضل ہے: ۲۵ مارچ ۱۹۰۸ء کی صبح حاجی الٰہی بخش صاحب گجراتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے انہوں نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تھی۔ بیعت کے بعد میں شرمندہ ہوا کہ اب تک مجھ میں ایسی عادتیں پائی جاتی ہیں۔ تب میں جنگل میں جا کر خدا کے آگے رویا اور میں نے دعا کی اور پھر یک دفعہ دونوں چیزوں کو چھوڑ دیا نہ مجھ کو کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ حضور نے فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ (بدر ۲/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

مؤثر نصیحت: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ۱۹۱۲ میں ایک خطاب میں تمباکو نوشی چھوڑنے کی پرزور تلقین فرمائی۔ (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۱۲ صفحہ ۶)

حضور کی یہ نصیحت نہایت مؤثر اور کارگر ثابت ہوئی۔ اخبار الحکم لکھتا ہے۔

''بہت سے آدمیوں نے حقہ نوشی سے توبہ کر لی اور حقے ٹوٹ گئے۔ مدرسہ کے طالب علموں میں سے جو سگریٹ نوشی کے عادی تھے۔ وہ اپنی توبہ کی درخواستیں پے در پے بھیج رہے ہیں۔ بعض کو اس قبیح عادت کے ترک سے تکلیف بھی ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کیلئے ایک نسخہ تجویز کیا ہوا ہے۔ میں اسے افادہ عام کیلئے درج کر دیتا ہوں۔

فرمایا کہ جب حقہ کی خواہش پیدا ہو تو چند کالی مرچیں منہ میں رکھ لو اس سے یہ تکلیف جاتی رہے گی۔ بہر حال یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ یہ بلا ہمارے مدرسہ سے رخصت ہونے کو ہے بلکہ ہو چکی ہے۔

(الحکم ۱۴ فروری ۱۹۱۲ء صفحہ ۸)

مبارک تجویز: حضرت مصلح موعودؓ نے آغاز خلافت سے ہی احمدیوں کو تمباکو نوشی چھوڑنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اخبار الفضل میں درج ہے۔

حضرت مصلح موعود کے دربار میں ایک تجویز پیش ہے۔ تمباکو امریکہ سے آیا تھا۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس کے خرچ کو اسی ملک میں اشاعت اسلام پر لگایا جاوے۔ پس جو احمدی تمباکو (سگریٹ، حقہ) پیتے ہیں۔ وہ اس لغو عادت کو چھوڑ دیں اور جو خرچ ماہوار تمباکو پر کرتے ہیں بطور کفارہ اس کا نصف اس فنڈ میں بالالتزام دیتے رہیں اور جو نہیں چھوڑ سکتے وہ اپنے تمباکو کے ماہوار خرچ کے برابر چندہ اس فنڈ میں ہر مہینے جمع کروایا کریں۔

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۱۴ صفحہ ۱)

چند دن بعد کے الفضل میں لکھا ہے کہ تمباکو کے متعلق تجویز پر عمل ہو رہا ہے۔

غیرت ایمانی: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ ایک احمدی یہاں آئے۔ انہیں ایسا واقعہ پیش آیا۔ جس سے متاثر ہو کر کہنے لگے۔ اب میں کبھی حقہ نہیں پیوں گا۔ اس کی وجہ سے آج مجھے بہت ذلت اٹھانی پڑی۔ ان ایام میں یہاں عام طور پر حقہ نہیں ملتا تھا .... وہ تلاش کرتے کرتے مرزا امام دین کے حلقے میں چلے گئے۔ وہ ہمارے رشتہ دار تھے۔ حضرت مسیح موعود کے چچا زاد بھائی تھے۔ مگر سلسلہ کے سخت مخالف، حقے کی خاطر جب وہ احمدی وہاں جا بیٹھے تو مرزا امام الدین نے حضرت صاحب کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور لگے ہنسی اور تمسخر کرنے۔ وہ حقے کی خاطر سب کچھ بیٹھے سنتے رہے وہ کہتے ہیں اسی وقت میں نے دل میں ارادہ کر لیا کہ اب حقہ نہ پیوں گا۔ اسی نے مجھے ذلیل کرایا ہے۔

(الفضل ۲۳ جون ۱۹۲۵ صفحہ ۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے نیک نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

''ایک واقعہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود ۱۸۹۲ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کر دیا۔ جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کر دیا'' (خطبات مسرور جلد ۱ صفحہ ۳۷۹۔۳۸۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

آج کل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے تو جو سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ سگریٹ چھوڑیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں۔ جن میں نشہ آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔ تو نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجال کا پھیلایا ہوا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں ہیں۔ بہر حال ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کو ترک کریں۔ (خطبات مسرور جلد ۱ صفحہ ۳۸۰)

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور احمدیت کی حسین تعلیمات کے اثر کی بدولت آج بھی ہمیں ایسے بہت سے افراد نظر آتے ہیں جو تمباکو اور شراب اور دیگر نشوں سے توبہ کر چکے ہیں۔ بہت سارے واقعات میں سے بطور نمونہ چند واقعات درج ہیں۔

عزم مصمم: محمد ظفر اللہ ناصر صاحب لکھتے ہیں:۔

یہ اگست ۱۹۴۸ء کی بات ہے جب میں تیسری کلاس میں زیر تعلیم تھا اور اس نادانی کی عمر میں سگریٹ نوشی کی قبیح عادت میں مبتلا ہو گیا۔ میرے والد صاحب بچوں میں اس عادت کے خلاف بڑے ناراض ہوتے اور بعض اوقات تشدد سے بھی کام لیتے۔ لیکن یہ عادت کم ہو جانے کی بجائے بڑھتی چلی گئی اور میں ایک بہت بڑا چین سموکر بن گیا۔

پچپن سال اس قبیح عادت میں گزرے۔ یہ اگست ۲۰۰۳ء کی بات ہے کہ میں الفضل اخبار پڑھ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی محفل سوال وجواب میں ایک شخص کا سوال تھا کہ سگریٹ نوشی اور حقہ کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے آقا مکی مدنیؐ کے وقت اس کا رواج نہ تھا اگر ہوتا تو آپ منع کر دیتے۔ اس کے متعلق میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ نشہ کرنا ایک بری عادت ہے اور اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

اسی وقت میں نے اس بری عادت کو چھوڑنے کا مصمم ارادہ کیا اور میرے پاس جو سگریٹ کی ڈبیہ تھی اسے جیب سے نکالا اور سگریٹ توڑ کر پھینک دیئے۔ ایک چین سموکر کے لئے یہ ایک بڑا مشکل مرحلہ تھا۔ لیکن میرے مصمم ارادہ نے اس ترک نشہ پر پورا عبور حاصل کر لیا اور الحمد للہ تین سال کے عرصہ میں اس بری عادت کو ترک کر چکا ہوں اور خیال بھی نہیں آیا۔ (الفضل ۱۳ اپریل ۲۰۰۶ صفحہ ۶)

اسی طرح مکرم رحمت علی صاحب ڈرائیور نظارت اصلاح وارشاد شمالی ہند تاریخ بیعت ۲۰۰۳ تحریر کرتے ہیں۔ میرا نام رحمت علی ولد محمد صدیق ہے گاؤں مڈیراں

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

عام طور پر شہید کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائے۔ بیشک ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرتا ہے، شہید کا مقام پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ لیکن شہید کے معنی میں بہت وسعت ہے

احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مرتبۂ شہادت کی نہایت پُرمعارف تشریح۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے مَیں نے مختصراً جو باتیں کی ہیں یہ یقیناً ایسی ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو ان کو حاصل کرنے، ان کو اپنانے اور زندگیوں پر لاگو کرنے کی خواہشیں کرنی چاہئیں بلکہ لاگو کرنی چاہئیں۔ اور جب یہ معیار ہم حاصل کر لیں گے تو قطع نظر اس کے کہ دشمن کے حملوں اور گولیوں سے ہم جان قربان کرنے والے ہیں، دنیا کے کسی بھی پُرامن ملک میں رہتے ہوئے بھی ہم شہادت کا مقام پا سکتے ہیں۔

احمدیت ایک سچائی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ہم ماننے والے ہیں لیکن یہی سچائی احمدیوں کو بہت سے ممالک میں اور سب سے بڑھ کر پاکستان میں مشکلات میں گرفتار کئے ہوئے ہے۔ اس کے اظہار پر احمدیوں کو سزائیں دی جاتی ہیں لیکن پھر بھی ایمان پر قائم ہیں۔

مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب آف کوئٹہ کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14ر دسمبر 2012ء بمطابق 14ر فتح 1391 ہجری شمسی بمقام بیت السبوح۔ فرینکفرٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 4 جنوری 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

عام طور پر شہید کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائے۔ بیشک ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرتا ہے، شہید کا مقام پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ لیکن شہید کے معنی میں بہت وسعت ہے۔ یہ معنی بہت وسعت لئے ہوئے ہے، اور بھی اس کے مطلب ہیں۔ اس لئے آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور بعض احادیث کے حوالے سے اس بارے میں کچھ کہوں گا۔

یہاں ان ممالک میں پلنے اور بڑھنے والے بچے اور جوان یہ سوال کرتے ہیں، کئی دفعہ مجھ سے سوال ہو چکا ہے۔ گزشتہ دنوں ہیمبرگ میں واقفات نَو کی کلاس تھی تو وہاں بھی غالباً ایک بچی نے سوال کیا کہ جب آپ شہداء کے واقعات بیان کرتے ہیں تو اکثر کے واقعات میں یہ ذکر ہوتا ہے کہ وہ اپنے قریبی عزیزوں کو کہتے ہیں کہ دعا کرو کہ مَیں شہید ہو جاؤں یا شہید کا رتبہ پاؤں یا شہادت تو قسمت والوں کو ملا کرتی ہے۔ تو شہید ہونے کی دعا کے بجائے سوال یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ دشمن پر فتح پانے کی دعا کا کیوں نہیں کہتے اور یہ کیوں نہیں کرتے؟

یقیناً دشمن پر غلبہ پانے کی جو دعا ہے یہی اوّل دعا ہے اور الٰہی جماعتوں سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہے کہ غلبہ اُنہی کو حاصل ہونا ہے۔ فتوحات انہی کی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی متعدد مرتبہ اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور فتوحات کی اطلاع دی اور غلبہ کی خبر دی۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اس کے واضح اور روشن نشانات بھی جماعت احمدیہ دیکھے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے آثار بھی ہم دیکھ رہے ہیں بلکہ ہر سال باوجود مخالفت کے لاکھوں کی تعداد میں بیعت کر کے جو لوگ احمدیت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں اور اُن ملکوں میں بھی بیعتیں ہو رہی ہیں جہاں مخالفت بھی زوروں پر ہے تو یہ سب چیزیں ترقی اور فتوحات ہی ہیں جس کے نظارے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح جماعت جو دوسرے پروگرام کرتی ہے اور اسلام کی خوبصورت تصویر پیش کر کے غیر اسلامی دنیا کے شکوک و شبہات دور کر رہی ہے۔ یہ جو بات ہے یہ کامیابیوں اور فتوحات کی طرف قدم ہی تو ہیں جو جماعت احمدیہ کے اُٹھ رہے ہیں جو ایک وقت میں آ کر انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک غیر معمولی انقلاب پیدا کریں گے اور اس کے لئے ہر احمدی کو کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

بہرحال بڑے مقاصد کے حصول کے لئے قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں، جان کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد جہاں بھی ضرورت ہو، ہر قسم کی قربانیاں دیتے ہیں اور اس کے لئے تیار بھی رہتے ہیں۔ اس میں جان کی قربانی بھی ہے جو اُن قربانی کرنے والوں کو شہادت کا رتبہ دلا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں یہ لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شہادت صرف اسی قدر نہیں ہے، شہید کا مطلب صرف اسی قدر نہیں ہے، اس کی گہرائی جاننے کے لئے اُن نوجوان سوال کرنے والوں کو ضرورت ہے اور بڑوں کو بھی ضرورت ہے، تا کہ شہادت کے مقام کے حصول کی ہر کوئی کوشش کرے۔ اس دعا کی روح کو سمجھے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت ابوہریرہؓ کو فرمایا کہ اگر صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانے والے ہی شہید کہلائیں گے تو پھر تو میری اُمّت میں بہت تھوڑے شہید ہوں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب بیان الشھداء، حدیث 1915)

مسلم کی ایک حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صدقِ نیت سے شہادت کی تمنا کرے، اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زمرے میں داخل کرے گا خواہ اُس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب استحباب طلب الشہادۃ فی سبیل اللہ تعالیٰ، حدیث 1909)

بدر کے موقع پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اُس کے عہد کا واسطہ دے کر فتح مانگی تھی۔ اُن مسلمانوں کی زندگی مانگی تھی جو آپ کے ساتھ بدر کی جنگ میں شامل تھے۔ جان قربان کر کے شہادت پانا نہیں مانگا تھا۔ عرض کیا تھا کہ اگر یہ مسلمان ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الجھاد والسیر باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر... حدیث:1763)

اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کا جو مقصدِ پیدائش بیان فرمایا ہے وہ عبادت ہی بیان فرمایا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کا پیدائش کا مقصد صرف ایک دفعہ کی زندگی قربان کرنا نہیں ہے بلکہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش ہے اور ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنا ہے۔ ہاں یہ بھی احادیث میں آتا ہے کہ ایک مومن جنگ کی خواہش نہ کرے۔ لیکن جب زبردستی اُسے اس میں گھسیٹا جائے، جب دین کے مقابلے پر ایک مومن کی جان لینے کی کوشش کی جائے تو پھر وہ ڈر کر پیچھے نہ ہٹے بلکہ مردانہ وار اپنی جان کا نذرانہ پیش کرے اور اس سے کبھی پیچھے نہ ہٹے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد و السیر باب لا تمنوا القاء العدو حدیث: 3025)

جب جنگوں کی اجازت اور حالات تھے تو دشمن کا مقابلہ کر کے یا جان قربان کر کے ایک مومن شہادت کا رتبہ پاتا تھا یا فتح پاتا تھا اور اس میں کسی قسم کا خوف اور ڈر شامل نہیں ہوتا تھا۔

آجکل کے حالات میں جنگ تو ہے نہیں۔ جماعت احمدیہ کے دشمن بھی ہیں اور ہمارے جو دشمن ہیں، جو بزدل دشمن ہے یہ چھپ کر حملہ کرتا ہے۔ لیکن اگر سامنے آ کر بھی حملہ کرے تو پھر بھی جنگ کرنے کا تو حکم نہیں ہے۔ بعض احمدیوں کو وارننگ کے خطوط بھی آتے ہیں کہ یا احمدیت چھوڑ دو یا مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تو اُس وقت ایک مومن کی مردانگی یہی ہے اور پاکستان کے احمدی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جان تو بیشک چلی جائے مگر دین اور خدا تعالیٰ کی رضا کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔ پس یہ ایک مومن کا امتیاز ہے جو مختلف حالات میں، مختلف صورتوں میں قائم رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین میں شامل ہونے کے لئے مومن کو دعا بھی سکھائی ہے۔ لیکن شہادت کی وسعت کیا ہے؟ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کا مطلب کیا ہے؟ اس کا فلسفہ کیا ہے؟ اس کی گہرائی کیا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمیں زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے جنہوں نے ہمیں کھول کر اور واضح کر کے اس بارے میں سمجھایا ہے کہ یہ کیا چیز ہے؟ اس وقت مَیں یہ آیت جو پہلے بیان کر چکا ہوں، نبی، صدیق اور شہید اور صالحین ان سب کی خصوصیات کے بارے میں تو بیان نہیں کروں گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شہید کے بارے میں سوال ہوتا ہے اور اُسی کو آپ کی تفسیر اور وضاحت کی روشنی میں اس وقت بیان کروں گا۔ کیونکہ شہید کا ہی ذکر ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ شہید کی حقیقت کے بارے میں، اس کے رتبہ اور مقام کے بارے میں لکھا ہے۔ مَیں چند اقتباسات پیش کروں گا جن سے واضح ہوتا ہے کہ شہید بننے کے لئے دعا کرنا کیوں ضروری ہے؟ اور کس قسم کا شہید بننے کے لئے دعا کی جانی چاہئے اور کیوں ایک حقیقی مومن کو اس کی خواہش ہونی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’عام لوگوں نے شہید کے معنی صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا یا دریا میں ڈوب گیا یا وبا میں مر گیا وغیرہ۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ اسی پر اکتفاء کرنا اور اسی حد تک اس کو محدود رکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا‘‘۔ (اُس کو اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا) ’’وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے۔ یہانتک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کے لئے اس کو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اُس کو ملتا ہے‘‘ (غیر معمولی استقلال اُس کو ملتا ہے) ’’اور وہ بدُوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے‘‘ (بغیر کسی غم، بغیر کسی حسرت کے وہ اپنا سر قربانی کے لئے پیش کر دیتا ہے) فرمایا: ’’اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے اور بار بار اس کو اللہ کی راہ میں دوں۔ ایک ایسی لذت اور سُرور اُس کی رُوح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو اُس کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب جو اُس کو پیس ڈالے، اُس کو پہنچتی ہے۔ وہ اُس کو ایک نئی زندگی، نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے۔ یہ ہیں شہید کے معنی‘‘۔ پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ فرمایا ’’پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ عبادتِ شاقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں‘‘ (یعنی عبادت کرنے میں ایک مشقت بھی اُٹھاتے ہیں) ’’اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں اور جھیلنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں، وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں۔ اور جیسے شہد فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاس (النحل:70) کا مصداق ہے یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ اُن کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں‘‘۔ اگر صرف مرنے سے ہی شہادت ملتی ہے تو پھر انسان صحبت سے کس طرح فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنا، اللہ تعالیٰ کا قرب پانا جو حقیقی نیکیاں ہیں یہ بھی شہید کا ایک مقام ہے جس کی صحبت میں رہنے والے، فرمایا کہ مختلف مرضوں سے نجات پا جاتے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں ’’اور پھر شہید اس درجہ اور مقام کا نام بھی ہے جہاں انسان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے یا کم از کم خدا کو دیکھتا ہوا یقین کرتا ہے۔ اس کا نام احسان بھی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 276۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ شہید کا مقام یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے یا خدا کو دیکھتا ہے اور یقین کرتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد چہارم صفحہ 423 مطبوعہ ربوہ)

یعنی جو کام بھی عموماً کر رہا ہو اُس میں اُسے یقین ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے اس کام کو دیکھ رہا ہے اور جب یہ صورت ہو تو پھر توجہ ہمیشہ نیک کاموں کی طرف ہی رہتی ہے۔ پھر کوئی بد کام انسان نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے احسان کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ جب یہ حالت ہو تو احسان ہو جاتا ہے۔ احسان کیا چیز ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اُس سے اور اُس کی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو‘‘ (احسان سے پہلے کی جو ایک حالت ہے وہ عدل ہے)۔ پھر فرمایا کہ ’’یعنی حق اللہ اور حق العباد بجا لاؤ۔ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو یعنی فرائض سے زیادہ۔ اور ایسے اخلاص سے خدا کی بندگی کرو کہ گویا تم اس کو دیکھتے ہو‘‘۔ ایک تو فرائض مقرر کئے گئے ہیں، وہ عبادتیں تو کرنی ہیں لیکن اُس سے بڑھ کر جو نوافل ہیں اُن کی ادائیگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے، اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق جوڑنا ہے، یہ کرو گے تو یہ بندگی ہے، یہ احسان ہے۔ اور یہ پھر اُن رتبوں کی طرف لے جاتی ہے جو شہادت کے رتبے ہیں اور فرمایا کہ ’’اور حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروّت کا سلوک کرو‘‘۔

(شحنۂ حق روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 362-361)

صرف لوگوں کے حق دینا کام نہیں ہے بلکہ اس کے اعلیٰ درجے پانے کے لئے، اُن لوگوں میں شامل ہونے کے لئے جو شہید کا درجہ پاتے ہیں، لوگوں کا جو حق ہے وہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اُن سے پیار اور محبت، نرمی اور احسان کا سلوک کرو۔

پھر یہ ذکر فرماتے ہوئے کہ عدل کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کرو کہ یہ یقین ہو کہ اُس کے علاوہ اور کوئی پرستش کے لائق نہیں، کوئی عبادت کے لائق نہیں، کوئی بھی محبت کے لائق نہیں، کوئی بھی توکّل کے لائق نہیں۔ اُس کے علاوہ کسی پر توکّل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ خالق بھی ہے۔ اس زندگی کو اور اس کی نعمتوں کو قائم رکھنے والا بھی ہے اور وہی ربّ بھی ہے جو پالتا ہے اور اپنی نعمتیں مہیا فرماتا ہے۔ فرمایا ایک مومن کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ اس نے ان باتوں پر یقین کر لیا یا صرف یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ ہی سب طاقتوں کا مالک ہے اور ربّ ہے بلکہ اس پر ترقی ہونی چاہئے، اس سے قدم آگے بڑھنے چاہئیں۔ اور وہ ترقی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ’’عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اُس کے آگے اپنی پرستشوں (یعنی عبادتوں) میں ایسے متأدب بن جاؤ‘‘۔ (یہ حالت ہونی چاہئے کہ ایسا ادب اللہ تعالیٰ کے آگے ہو، ایسا اُس کے آگے جھکنے والے ہو، اس طرح دلی چاہت سے عبادت کرنے والے ہو جو دل سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ) ’’اور اُس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اُس کی عظمت اور جلال اور حسنِ لازوال کو دیکھ لیا ہے‘‘۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 551-550)

پس جب انسان اللہ تعالیٰ کی لامحدود اور کبھی نہ ختم ہونے والے حسن کو دیکھتا ہے، اُس کی صفات پر یقین رکھتا ہے، اُس کی عبادت کی طرف توجہ رہتی ہے تو پھر اُس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو ہی نہیں سکتی جو خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو اور جب یہ صورت ہو تو پھر یہ شہید کا مقام ہے۔

آپ نے شہید کی یہاں یہ بھی وضاحت فرمائی کہ جب یہ تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم ہوتا ہے تو پھر استقامت کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ پھر انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور یہ سب کچھ کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اُس راہ کی جو مشکلات ہیں اُن میں بھی سکون ملتا ہے، وہ بھی تسکین کا باعث بن جاتی ہیں۔ ہر مشکل کے آگے سینہ تان کر مومن کھڑا ہو جاتا ہے۔ کوئی خوف یا غم یا حسرت دل میں نہیں ہوتی کہ اگر میں نے یہ نہ کیا ہوتا، اگر میں نے فلاں مخالفِ احمدیت کی بات مان لی ہوتی، اُن کی دھمکیوں سے احمدیت چھوڑ دی ہوتی تو اِس وقت جن تکلیفوں سے مَیں گزر رہا ہوں ان سے بچ جاتا۔ یہ کبھی ایک مومن سوچ ہی نہیں سکتا اگر وہ حقیقی معنوں میں ایمان لاتا ہے۔ بلکہ ایمان کی مضبوطی، اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین ان تکلیفوں میں بھی اُسے آرام اور راحت اور خوشی پہنچا رہا ہوتا ہے۔ پس یہ ہے شہید کا مقام۔

گردھاری لال۔ ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ شہید کا مقام تب ملتا ہے جب انسان تکلیف برداشت کر کے خدا تعالیٰ کی عبادت کرے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 276 مطبوعہ ربوہ)

ہر دنیاوی آرام کو خدا تعالیٰ کی رضا اور اُس کی عبادت پر قربان کر دے۔ اور نہ صرف قربان کرے بلکہ اُس مقام تک پہنچ جائے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے اس عمل سے ایسا سکون ملے، اس عبادت میں اُسے ایسا مزا آ رہا ہو کہ جیسا کہ شہد کی مٹھاس سے مزا آتا ہے۔ ایک مومن کی نماز اور عبادتیں، نماز پڑھنے کی طرف توجہ یا عبادتوں کی طرف توجہ کسی مجبوری کے تحت نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ پر یقینِ کامل کی وجہ سے ہو۔ اس لئے ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور ہر وہ فعل جو خدا تعالیٰ کی خاطر کیا جا رہا ہو، خدا تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ رضا جو ہے یہ پھر شہادت کا مقام دلاتی ہے۔ اسی طرح ہر برائی جو انسان اس لئے چھوڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور مَیں نے اُس کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو پختہ کرنا ہے، خدا تعالیٰ کی کیونکہ ہر اچھے اور برے فعل پر، ہر عمل پر نظر ہے اور میری یہ بری عادت یا بداعمال خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے موجب ہو سکتے ہیں۔ تو پھر یہ بات نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے کو برائیوں سے روکے گی بلکہ نیکیوں کی طرف بھی متوجہ کرے گی۔ خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین میں پختگی پیدا ہو گی اور یہی ایک انسان کی زندگی کا مقصد ہے، ایک مومن کی زندگی کا مقصد ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ:

’’عام لوگ تو شہید کے لئے اتنا ہی سمجھ بیٹھے ہیں کہ شہید وہ ہوتا ہے جو تیر یا بندوق سے مارا جاوے یا کسی اور اتفاقی موت سے مر جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 253۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہاں ایک حدیث بھی بیان کر دیتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جن مرنے والوں کو شہداء کے زُمرہ میں شامل کیا گیا ہے، وہ پانچ ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ وبا میں ہلاک ہونے والا، پیٹ کی بیماری سے ہلاک ہونے والا، ڈوب کر مرنے والا، کسی عمارت کی چھت وغیرہ کے نیچے دب کر ہلاک ہونے والا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والا۔ (صحیح بخاری کتاب الاذان، باب فضل التھجیر الی الظھر 653)

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہادت کا یہی مقام نہیں ہے‘‘۔ یعنی یہ تو ظاہری موت کی وجہ سے شہادت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہادت کے اور بھی مقام ہیں جو ہر مومن کو تلاش کرنے چاہئیں۔ بلکہ آپ نے فرمایا کہ ’’میرے نزدیک شہید کی حقیقت قطع نظر اس کے کہ اس کا جسم کاٹا جاوے کچھ اَور بھی ہے۔ اور وہ ایک کیفیت ہے جس کا تعلق دل سے ہے۔ یاد رکھو کہ صدیق نبی سے ایک قرب رکھتا ہے‘‘۔ (شروع میں مَیں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ دعا کرو کہ وہ لوگ جو عمل صالح کرنے والے ہیں، اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرنے والے ہیں، وہ نبی ہوتے ہیں یا صدیق یا شہید یا صالحین۔ تو فرمایا کہ ’’یاد رکھو کہ صدیق نبی سے ایک قرب رکھتا ہے اور وہ اس سے دُوسرے درجے پر ہوتا ہے۔ اور شہید صدیق کا ہمسایہ ہوتا ہے۔ نبی میں تو سارے کمالات ہوتے ہیں، یعنی وہ صدیق بھی ہوتا ہے اور شہید بھی ہوتا ہے اور صالح بھی ہوتا ہے۔ لیکن صدیق اور شہید دو الگ الگ مقام ہیں۔ اس بحث کی بھی حاجت نہیں کہ آیا صدیق، شہید ہوتا ہے یا نہیں؟ وہ مقام کمال جہاں ہر ایک امر خارق عادت اور معجزہ سمجھا جاتا ہے، وہ ان دونوں مقاموں پر اپنے رُتبہ اور درجہ کے لحاظ سے جدا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اُسے ایسی قوت عطا کرتا ہے کہ جو عمدہ اعمال ہیں اور جو عمدہ اخلاق ہیں وہ کامل طور پر اور اپنے اصلی رنگ میں اس سے صادر ہوتے ہیں اور بلا تکلف صادر ہوتے ہیں۔ کوئی خوف اور رجاء اُن اعمالِ صالحہ کے صدُور کا باعث نہیں ہوتا‘‘۔ (کسی وجہ سے نہیں ہو رہے ہوتے) ’’بلکہ وہ اُس کی فطرت اور طبیعت کا جُزو ہو جاتے ہیں۔ تکلّف اُس کی طبیعت میں نہیں رہتا۔ جیسے ایک سائل کسی شخص کے پاس آوے‘‘۔ (دنیا داری میں ہم دیکھتے ہیں۔ آپ نے مثال دی کہ کسی شخص کے پاس کوئی سوال کرنے والا آوے) ’’تو خواہ اُس کے پاس کچھ ہو یا نہ ہو، تو اُسے دینا ہی پڑے گا‘‘۔ (اگر وہ لوگوں کے سامنے کھڑا ہے، اگر یہ اظہار کر رہا ہے کہ میں بڑا پیسے والا ہوں یا نہیں بھی ہے تو پھر بھی شرم وشرمی کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے۔ فرمایا کہ) ’’اگر خدا کے خوف سے نہیں تو خلقت کے لحاظ سے ہی سہی‘‘۔ (لوگ کیا کہیں گے کہ صاحبِ حیثیت بھی ہے، مگر جو مانگ رہا ہے اُس کو دے بھی نہیں رہا۔) ’’مگر شہید میں اس قسم کا تکلّف نہیں ہوتا‘‘۔ (شہید میں یہ تکلف نہیں ہے) ’’اور یہ قوت اور طاقت اُس کی بڑھتی جاتی ہے۔ اور جوں جوں بڑھتی جاتی ہے اسی قدر اس کی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے اور وہ بوجھ کا احساس نہیں کرتا‘‘۔ (ہر قسم کی تکلیف خدا تعالیٰ کی خاطر برداشت کرنے کے لئے وہ تیار ہو جاتا ہے اور بلا تکلف تیار ہو جاتا ہے، کسی خوف یا کسی انعام کی وجہ سے تیار نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ’’مثلاً ہاتھی کے سر پر ایک چیونٹی ہو تو وہ اس کا کیا احساس کرے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 254-253۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک طرح ایک حقیقی مومن کے لئے ایک تکلیف ہوتی ہے، اُس مومن کے لئے جو شہادت کا درجہ پانے کی خواہش رکھتا ہے۔ پس یہاں مزید فرمایا کہ اصل شہادت دل کی کیفیت کا نام ہے اور دل کی کیفیت خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی یہ یقین جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ میرے ہر کام پر خدا تعالیٰ کی نظر ہے اور ہر کام مَیں نے خدا تعالیٰ کے لئے کرنا ہے۔ پھر ایسے مومن سے، ایسے شخص سے اعلیٰ اخلاق اور اچھے اعمال اصل رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یعنی ان کے کرنے کی وجہ دنیا دکھاوا نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا یہ حصول بھی صرف کوشش سے نہیں ہوتا بلکہ ایک حقیقی مومن کی فطرت اور طبیعت کا حصہ بن جاتا ہے۔ جب وہ مسلسل اس بارے میں کوشش کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ کسی بات کا اُسے خیال ہی نہیں رہتا۔ مثلاً اگر جماعت کی خدمت کا موقع مل رہا ہے اور اس کو احسن طریق پر کوئی بجا لا رہا ہے، کام کر رہا ہے تو اس لئے نہیں کہ میری تعریف ہو بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اس لئے کہ یہ خدمت ایسی گھٹی میں پڑ گئی ہے کہ اس کے بغیر چین اور سکون نہیں ہے۔ بعض لوگ جب اُن سے خدمت نہیں لی جاتی تو بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے اس کی ایک مثال دی ہے کہ جیسے کوئی فقیر یا مانگنے والا اگر کسی کے پاس جائے تو اکثر اُس فقیر کو کوئی دنیا دار جس کے پاس وہ جاتا ہے، کچھ نہ کچھ دے دیتا ہے۔ لیکن اُس میں عموماً دکھاوا ہوتا ہے، لیکن شہید کا یہ مقام نہیں۔ شہید یہ نیکی اس لئے کر رہا ہوتا ہے کہ اُس کی نیک فطرت اُسے نیکی پر مجبور کرتی ہے اور فطرتی نیکی کی یہ طاقت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہے۔ کسی نیکی کے کرنے، کسی خدمت کے کرنے پر کبھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ مَیں نے کوئی بڑا کام کیا ہے، مجھے ضرور اُس کا بدلہ یا خوشنودی کا اظہار دنیا والوں سے ملنا چاہئے۔ کیونکہ جماعت کی خدمت کی ہے تو ضرور مجھے عہدیداران اُس کا بدلہ دیں۔ نہیں۔ بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام ہونا چاہئے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب ’’تریاق القلوب‘‘ میں فرماتے ہیں کہ: ’’مرتبہٴ شہادت سے وہ مرتبہ مُراد ہے جبکہ انسان اپنی قُوّتِ ایمان سے اِس قدر اپنے خدا اور روزِ جزا پر یقین کر لیتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے۔ تب اس یقین کی برکت سے اعمال صالحہ کی مرارت اور تلخی دور ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہر ایک قضاء وقدر بباعث موافقت کے شہد کی طرح دِل میں نازل ہوتی اور تمام صحنِ سینہ کو حلاوت سے بھر دیتی ہے۔ اور ہر ایک اِیلام انعام کے رنگ میں دِکھائی دیتا ہے۔ سو شہید اُس شخص کو کہا جاتا ہے جو قُوّتِ ایمانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہو اور اُس کے تلخ قضاء وقدر سے شہد شیرین کی طرح لذّت اُٹھاتا ہے۔ اور اِسی معنے کے رُو سے شہید کہلاتا ہے۔ اور یہ مرتبہ کامل مومن کے لئے بطور نشان کے ہے‘‘۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 421-420)

روزِ جزا پر ایمان تو ہر مومن کو ہے لیکن اس پر یقین کیا ہے؟ اس پر یقین خدا تعالیٰ سے اس دنیا میں تعلق پیدا کرنے سے ہے۔ دنیا دار بھی اپنے محبوب کی خاطر کئی سختیاں برداشت کر لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ جو سب محبوبوں سے زیادہ محبوب ہونا چاہئے، اُس کی خاطر کتنی سختیاں برداشت کرنے کی ضرورت ہے؟ جبکہ دنیا کی محبتیں تو یا وقت کے ساتھ ساتھ ماند پڑ جاتی ہیں یا پھر اس دنیا میں ختم ہو جاتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی محبت کے پھل تو اس دنیا سے گزرنے کے بعد اگلی زندگی میں اَور بھی بڑھ کر لگتے ہیں۔ نیک اعمال کی جزا خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں لے جاتی ہے۔ بعض اعمال جو انسان اس دنیا میں کرتا ہے، بیشک بعض اوقات سخت اور کڑے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک دنیا دار تو جھوٹ بول کر اپنی دنیاوی بہتری کے سامان کر لیتا ہے لیکن ایک حقیقی مومن جھوٹ کو شرک کے برابر سمجھ کر کبھی جھوٹ بول کر فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ سچائی بعض اوقات اس دنیا میں نقصان کا باعث بھی بن رہی ہوتی ہے یا اُسے بنا رہی ہوتی ہے۔ مثلاً احمدیت ایک سچائی ہے۔ خدا

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,
9437032266, 9438332026, 943738063

Tanveer Akhtar **08010090714**
Rahmat Eilahi **09990492230**
ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ہم ماننے والے ہیں لیکن یہی سچائی احمدیوں کو بہت سے ممالک میں اور سب سے بڑھ کر پاکستان میں مشکلات میں گرفتار کئے ہوئے ہے۔ اس کے اظہار پر احمدیوں کو سزائیں دی جاتی ہیں لیکن پھر بھی ایمان پر قائم ہیں۔

یہاں ضمناً یہ بھی بتادوں کہ احمدی حالات کی وجہ سے پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں اسائلم کے لئے آتے ہیں تو سچائی کے اظہار کی وجہ سے اُنہیں اپنے ملکوں سے یہ ہجرت کرنی پڑ رہی ہے۔ لیکن یہاں آ کر اگر جھوٹ اور غلط بیانی کو وہ اپنے اسائلم کا ذریعہ بنالیں گے تو سارے کئے دھرے پر پانی پھیر دیں گے۔ ان ملکوں میں سچائی کی ابھی بھی بہت قدر ہے۔ بعضوں کے کیس تو بڑے جینوئن (Genuine) ہوتے ہیں، بعضوں کے مقدمات ہیں، ماریں پڑی ہوئی ہیں، مخالفتیں، دشمنیاں ہیں۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کو کچھ نہیں ہے لیکن سچ بول کر اگر وہ یہی بتادیں کہ ایک مسلسل ٹارچر اور لاقانونیت اور احمدیوں کے خلاف جو قانون ہے اُس نے ہماری زندگی کی آزادی چھین لی ہے اور اب ایسے حالات ہیں کہ ہم اس کو مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ بیشک پاکستان میں ابھی لاکھوں کی تعداد میں احمدی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ رہیں گے لیکن ہر ایک کا برداشت کا معیار مختلف ہوتا ہے۔ ہم میں اب برداشت نہیں رہی اس لئے ہم یہاں ہجرت کر آئے ہیں۔ تو اس بات کو یہ لوگ سمجھتے ہیں اور ہمدردی کے جذبے کے تحت اسائلم یا لمبا ویزا دے دیتے ہیں۔ لیکن اگر جھوٹ بولیں تو پھر ایک جھوٹ کے لئے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ یوں بعضوں کے کیس تو خراب ہوتے ہی ہیں یا اگر بالفرض بعض کیس پاس بھی ہو جائیں تو یہ بات تو یقینی ہے کہ ایسا شخص پھر اپنے خدا کو ناراض کرنے والا بن جاتا ہے۔

پس اپنے خدا کی رضا کو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ مَیں نے جن کو بھی سچائی بیان کرنے کا کہا ہے، سچائی کی بنیاد پر اپنا کیس کرنے کا کہا ہے اور انہوں نے سچائی سے کام بھی لیا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے حضور جھکے بھی ہیں تو اُن کے کیس مَیں نے دیکھا ہے چند دنوں میں پاس ہو گئے ہیں۔

ایک حدیث کے مطابق تو سچائی پر قائم رہتے ہوئے دنیا کی خاطر ہجرت کرنے والے بھی شہید بلکہ صدیق ہیں۔

ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے دین میں فتنے کے ڈر سے بچاؤ کی خاطر ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں صدیق ہے، اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جاتا ہے تو وہ شہید ہے۔ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ’’اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں، اپنے رب کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔‘‘ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے دین کے بچاؤ کی خاطر ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتے ہیں وہ قیامت کے روز عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ایک ہی درجے کی جنت میں ہوں گے۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور تفسیر سورۃ الحدید آیت:19 جلد 8 صفحہ 59 دار احیاء التراث العربی بیروت ایڈیشن 2001)

پس آپ لوگ جو یہاں آئے ہیں جب دین کی خاطر ہجرت کر کے آئے ہیں تو پھر ہمیشہ سچائی کو قائم کریں اور اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور روزِ جزا پر ایمان اور یقین رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ جزا سزا یقینی امر ہے۔ (ماخوذ از براہین احمدیہ جلد اول صفحہ 460 حاشیہ نمبر 11)۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آپ نے اس کی مزید وضاحت فرمائی ہے۔ پس جب یقینی امر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزار کر بہتر جزا کیوں نہ حاصل کی جائے؟ کیوں دنیاوی خواہشات کے لئے انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنے۔ بہرحال یہ ایک اور مضمون ہے۔ لیکن خلاصہ یہ کہ روزِ جزا کو سامنے رکھنے والا اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان رکھنے والا بھی ہے اور شہید بھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ: ’’شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے‘‘۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 516)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’جس قدر ایمان قوی ہوتا ہے، اُسی قدر اعمال میں بھی قوت آتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر یہ قوتِ ایمانی پورے طور پر نشوونما پا جاوے تو پھر ایسا مومن شہید کے مقام پر ہوتا ہے۔ کیونکہ کوئی امر اُس کے سدّ راہ نہیں ہو سکتا۔ (کوئی روک نہیں بن رہا ہوتا)۔ ’’وہ اپنی عزیز جان تک دینے میں بھی تأمل اور دریغ نہ کرے گا‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 226 مطبوعہ ربوہ)

پس شہید کا رُتبہ پانا صرف جان دینا ہی نہیں ہے بلکہ ایمان کے اعلیٰ معیار کا حصول اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اپنے ہر عمل اور فعل کے کرتے وقت یہ یقین رکھنا ہے کہ خدا تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے۔

مختصراً یہ بھی بتادوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے ایمان کے کیا معیار رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (البقرۃ:4) کہ غیب پر ایمان لاؤ۔ فرمایا کہ نمازوں کو قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ تمام گزشتہ انبیاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان رکھو۔ اس زمانے کے امام اور مسیح موعود پر بھی ایمان لاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ (البقرۃ:5)۔ اور مومن آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یعنی بعد میں آنے والی موعود باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور آخری زمانے کی سب سے بڑی موعود بات تو مسیح موعود کا آنا ہی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آیت کے اس حصہ میں وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ (البقرۃ:5) میں میرے پر ایمان لانے کو اللہ تعالیٰ نے لازمی قرار دیا ہے۔ (ماخوذ از ریویو آف ریلیجنز ماہ مارچ و اپریل 1915 صفحہ 164 جلد 14 نمبر 3 و 4)

پھر ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو مضبوط کرو۔ ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ یہ بات بھی ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ ہر محبت سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی محبت ہو۔ اگر یہ محبت نہیں تو ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ پر ایمان، اُس کے فرشتوں پر ایمان، اُس کی کتابوں پر ایمان، اُس کے رسولوں پر ایمان، پہلے بھی ذکر آ چکا ہے کہ یہ سب باتیں ایمان کے لئے ضروری ہیں۔ اور پھر ان کے معیار بھی بڑھتے چلے جانے چاہئیں۔

پھر ایمان کا معیار اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ جب ایمان لانے والوں کے سامنے خدا تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے ڈر جاتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ مومن وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ اب جہاد بھی کئی قسم کے ہیں۔ ایک تو جہاد تلوار کا جہاد ہے وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے سے بند ہو گیا۔ اب نہ کوئی مذہبی جنگیں ہیں نہ اُس قسم کا جہاد ہے۔ اور وہ جہاد جو ایک احمدی کا فرض ہے اور ایمان کی مضبوطی کے لئے اور شہادت کا رُتبہ پانے کے لئے ہر جگہ اور ہر ملک میں کرنا چاہئے وہ جہاد ہے تبلیغ کا جہاد۔ پس جہاں اپنے نفسوں کے اصلاح کا جہاد کرنا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا جہاد کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے اور یہ جہاد ہر ملک میں اور ہر جگہ رہ کر کیا جا سکتا ہے اور یہاں آنے والے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ اس جہاد میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہجرت کرنا یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔

پھر ایمان کی یہ نشانی ہے کہ جب اُن ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف بلایا جائے تو وہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہیں۔ یہ باتیں سن کر ایک کان سے سنیں اور دوسرے سے نکال نہیں دیں، بلکہ سنا اور اُس کی اطاعت کی اور یہی ایک حقیقی مومن کا طُرّہ امتیاز ہونا چاہئے۔

بہت ساری باتیں ہیں، نصیحتیں کی جاتی ہیں، خطبات جو آپ سنتے ہیں، صرف اس لئے نہیں ہوتے کہ آپ نے سن لئے اور بس، بلکہ اُس پر عمل کرنا، سنا اور اطاعت کی، ایسا عمل جو اطاعت کا نمونہ دکھانے والا ہو۔ پس جب یہ کوششیں ہوں گی تو حقیقی مومن بنیں گے اور پھر اُن رتبوں کی طرف بڑھیں گے جو شہادت کا رُتبہ دلاتے ہیں۔ اُن منزلوں کی طرف بڑھیں گے جو شہادت کا رُتبہ دلاتی ہیں۔ مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ بحث کرنا شروع کر دے کہ یہ حکم فلاں ہے اور اس حکم کی فلاں تشریح ہے، interpretation ہے۔ یا حجتیں کرنی شروع ہو جائے۔ یہ مومن کا کام نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نور و کاجل اور حبّ اٹھرہ و زدجام عشق کیلئے رابطہ کریں
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبد القدوس نیاز
(Mob)+91-98154-09445

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

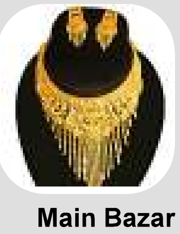

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

پھر یہ بھی حقیقی مومن کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سنتے ہیں تو فرمایا کہ اُن کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے آگے اُن سب احکامات پر عمل کرنے کی طاقت مانگتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں بڑھتے چلے جانے والا بھی ایک حقیقی مومن ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب حب الرسول ﷺ من الایمان حدیث:15)

پس یہ خصوصیات ہیں جو اس زمانہ میں مومن کی ہونی چاہئیں۔ بلکہ اس زمانے میں جیسا کہ شرائط بیعت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں آپ کے کام کو جاری رکھنے کے لئے آپ کے عاشقِ صادق مسیح موعود جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مبعوث فرمایا ہے، اُن کے ساتھ بھی تعلق سب دنیاوی تعلقوں سے زیادہ ہونا چاہئے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 564)

پس یہ خصوصیات ہیں جو جیسا کہ مَیں نے کہا ایک مومن کی ہونی چاہئیں اور یہ خصوصیات ہوں تو چاہے وہ انسان طبعی موت مر رہا ہو شہادت کا رتبہ پاتا ہے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ یہ رُتبہ پانے کے لئے خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین پیدا کریں۔ روزِ جزا پر کامل یقین پیدا کریں۔ اپنے ہر عمل میں اس بات پر یقین رکھیں۔ ہر عمل کرتے ہوئے اس بات پر یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر سختی کو جھیلنے کے لئے اُس سے مدد مانگیں۔ ایسی قوتِ ایمانی خدا تعالیٰ سے مانگیں جو بطور نشان کے ہو جائے۔ ایمان کو اتنا مضبوط کریں کہ کوئی دنیاوی لالچ، کوئی خواہش ہمارے ایمان میں لغزش پیدا نہ کر سکے۔ نیک اعمال بجالانے کے لئے ہر قسم کے خوف سے دل و دماغ کو صاف رکھیں۔ بلا تکلف ہر نیکی کو بجالانے والے ہوں۔ ہر نیکی ہماری فطرت کا حصہ بن جائے۔ ہم استقامت اور سکینت کی قوت پانے کے لئے خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والے ہوں۔ عبادت کے ایسے معیار تلاش کرنے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوں۔ پس یہ وہ معیار ہیں جن کو حاصل کرنے کی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ کیا کوئی حقیقی مومن ہے جو اس کے بعد یہ سوال اُٹھائے کہ ہم شہادت کی دعا کیوں کریں؟ یہ وہ حقیقی شہادت ہے جس کے لئے ایک مؤمن کو دعا کرنا ضروری ہے تا کہ وہ حقیقی مومن بن سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے مَیں نے مختصراً جو باتیں کی ہیں یہ یقیناً ایسی ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو ان کو حاصل کرنے، ان کو اپنانے اور زندگیوں پر لاگو کرنے کی خواہشیں کرنی چاہئیں بلکہ لاگو کرنی چاہئیں۔ اور جب یہ معیار ہم حاصل کر لیں گے تو قطع نظر اس کے کہ دشمن کے حملوں اور گولیوں سے ہم جان قربان کرنے والے ہیں، دنیا کے کسی بھی پُر امن ملک میں رہتے ہوئے بھی ہم شہادت کا مقام پا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ گزشتہ جمعہ کو جوہیمبرگ میں پڑھا تھا مَیں نے اعلان کیا تھا کہ اُس دن ایک شہادت کی اطلاع آئی تھی، چونکہ کوائف نہیں تھے اس لئے جنازہ نہیں پڑھایا گیا تھا۔ آج انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے بعد ان شہید کا میں جنازہ پڑھاؤں گا جن کا نام مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب ہے۔ 7ر دسمبر 2012ء کو کوئٹہ میں ان کی شہادت ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم نواب خان صاحب کی پڑدادی محترمہ بھاگ بھری صاحبہ المعروف محترمہ بھاگ بھری صاحبہ کے ذریعہ ہوا تھا۔ یہ خاتون قادیان کے قریب ننگل کی رہنے والی تھیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے ساہیوال چلا گیا۔ پھر 1965ء میں کوئٹہ چلا گیا۔ مقصود صاحب کی پیدائش کوئٹہ میں ہوئی تھی۔ ان کی عمر 31 سال تھی۔ تعلیم ان کی مڈل تھی۔ اپنے والد صاحب کے ساتھ ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے۔ اسی سال نومبر میں ان کے بھائی مکرم منظور احمد صاحب کو بھی شہید کر دیا گیا تھا۔ اُن کی شہادت سے پہلے مقصود صاحب صرف بلڈنگ کنسٹرکشن کی ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے اور کچھ وقت اپنے بھائی کے ساتھ اُن کی ہارڈ ویئر کی دکان تھی اُس میں لگاتے تھے۔ بھائی کی شہادت کے بعد پھر انہوں نے مکمل طور پر دوکان کا کام شروع کر دیا۔ واقعہ اُن کی شہادت کا اس طرح ہوا کہ 7ر دسمبر صبح نو بجے مقصود صاحب اپنے ملازم کے ہمراہ اپنی ہارڈ ویئر کی دوکان واقع سیٹلائٹ ٹاؤن پہنچے اور ملازم کو دکان پر بٹھا کر اپنے دو بچوں کو سکول میں جو سیٹلائٹ ٹاؤن میں تھا، چھوڑنے گئے۔ بچوں کو سکول چھوڑ کر واپس نکلے ہی تھے کہ موٹر سائیکل پر سوار دو نامعلوم افراد آئے اور ان پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ کے نتیجہ میں شہید مرحوم کو پانچ گولیاں لگیں جن میں سے چار گولیاں سر میں اور ایک گولی کندھے پر لگی۔ اُنہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے راستہ میں ہی جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا گزشتہ ماہ ان کے بڑے بھائی کو شہید کیا گیا تھا۔ 2009ء میں ان کو اغواء بھی کیا گیا تھا اور بارہ دن کے بعد بڑا بھاری تاوان لے کر ان کی بازیابی ہوئی تھی۔ مرحوم خدمتِ خلق کا بیحد شوق رکھتے تھے۔ جب بھی میڈیکل کیمپ لگائے جاتے شہید مرحوم نہ صرف اس میڈیکل کیمپ کے لئے اپنی گاڑی مہیا کرتے بلکہ خود ڈرائیو کر کے ساتھ جاتے۔ اسی طرح دعوتِ الی اللہ کے پروگراموں میں ساتھ جاتے اور اپنی گاڑی بھی پیش کرتے۔ کوئٹہ میں آنے والے مربیان کا بہت زیادہ خیال رکھتے، اُن کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے۔ سیکیورٹی کی ڈیوٹی بڑے شوق سے دیا کرتے تھے۔ جمعہ کی ڈیوٹی خاص طور پر دیا کرتے۔ صدر صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ نے بتلایا ہے کہ شہید مرحوم نہایت مہمان نواز، کم گو، خوش اخلاق، حلیم الطبع اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی کسی سے ناراض نہ ہوتے اور نہ ہی کسی کو ناراض ہونے کا موقع دیتے۔ بعض اوقات مخالفین بھی اگر سخت لہجے میں بات کرتے تو اُن کی بات کو ہنس کر ٹال دیتے لیکن یہ نہیں تھا کہ محسوس نہیں کرتے تھے۔ گھر آ کر اُن کی باتیں بتاتے ہوئے رو بھی پڑا کرتے تھے کہ فلاں فلاں مخالفین نے مجھے آج اس طرح کہا ہے۔ صدر صاحب کہتے ہیں شہادت سے تین دن قبل مجھے فون کیا اور کہا کہ اب تک میرا چندہ کیوں نہیں لیا۔ اُسی روز اپنا چندہ مکمل طور پر ادا کیا۔ بیوی بچوں سے انتہائی پیار کا تعلق تھا۔ بیوی بچوں سے کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کی۔ اپنے والدین کے علاوہ اپنی اہلیہ کے والدین کی بھی نہایت عزت کیا کرتے تھے۔ ہر طرح سے خیال رکھنے والے تھے۔ ان کے والد نواب خان صاحب کے علاوہ اہلیہ محترمہ ساجدہ مقصود صاحبہ اور ایک بیٹا مسرور ہے جس کی عمر نو سال ہے۔ بیٹی مریم مقصود کی عمر سات سال ہے۔ ان کی دو بہنیں ہیں اور ان کی اپنی والدہ تو وفات پا گئی تھیں۔ ان کی دوسری والدہ تھیں، والد نے دوسری شادی کر لی تھی۔

معلم سیٹلائٹ ٹاؤن ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بڑے سادہ مزاج تھے۔ مہمان نوازی ان کے گھر کا ایک عظیم خلق ہے۔ مربیان اور معلمین کی دل سے قدر کرتے تھے، بہت عزت سے پیش آتے تھے۔ ان کے گھر میں نماز سینٹر تھا۔ اس کو ہمیشہ فعال رکھنے کی کوشش کرتے۔ ان کے گھر میں نمازیں تو ہوتی تھیں پھر با قاعدہ وقفِ نو اور اطفال کی کلاسیں بھی ہوتی تھیں۔ بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور بلکہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ اب کوئٹہ کے حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ یہاں سے ہجرت کی جائے اور معلم صاحب سے مشورہ کر رہے تھے اور مجھے انہوں نے خط لکھنا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہ تھی کہ اس سے پہلے ہی ان کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کا درجہ عطا فرما دیا۔ ان کے والد کے یہ دو ہی بیٹے تھے اور دونوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو گئے۔ ان کے والد صاحب نے آسمان کی طرف منہ کر کے صرف اتنا کہا کہ اے خدا! دونوں کو لے گیا، اب ان ظالموں سے خود بدلہ لے لے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ یہ شہادت تو ان کے مقدر میں لکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی پناہ میں لے لے۔ بیوی بچوں کو بھی اور والدین کو بھی صبر، ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ دشمنوں کو بھی اب کیفرِ کردار تک پہنچائے۔

❀ ❀ ❀

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی ویب سائٹ www.akhbarbadrqadian.in پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔

خط و کتابت کیلئے ای میل کریں badrqadian@rediffmail.com

(ادارہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

نیواشوک جیولرز قادیان

New Ashok Jewellers

Main Bazar , Qadian

9815156533, 8054650500, 01872-221731

E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

خطبہ جمعہ

شکر کے مضمون کا تذکرہ جتنا جماعت احمدیہ میں ہوتا ہے یا شکر کے مضمون کا ادراک جتنا جماعت کو ہے، ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی اور کو نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ حقیقی شکر وہ ہے جو خدا کا ہو، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، خدا تعالیٰ کے دین کی ترقی اور غیروں پر اُس کا رعب پڑنے پر ہو۔

غیر مسلم اگر اسلام کے بارے میں غلط خیالات کو دل سے نکالتے ہیں یا یہ اظہار کرتے ہیں کہ آج ہمارے دل اور دماغ اسلام کے بارے میں غلط تأثرات سے صاف ہو گئے ہیں تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی مجالس میں حاضر ہو کر اپنے ذہنوں کو پاک کرتے ہیں، یا صحیح اسلام اُنہیں جماعت احمدیہ کی مجلسوں سے ہی، پروگراموں سے ہی پتہ لگتا ہے۔

تجدیدِ نو کے جس کام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع فرمایا تھا، وہ تقریباً 124 سال گزرنے کے بعد آج بھی جاری ہے اور نہ صرف جاری ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور تائیدات کے نظارے بھی ہم دیکھتے ہیں۔

(حالیہ دورۂ یورپ میں یورپین پارلیمنٹ میں خطاب۔ اسی طرح جرمنی کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور غیروں میں اسلام کے پیغام کی اثر انگیزی پر مشتمل تأثرات اور میڈیا میں دورہ کی کوریج کا ایمان افروز تذکرہ)

جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کا افتتاح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21/دسمبر 2012ء بمطابق 21/فتح 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 11 جنوری 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

شکر کے مضمون کا تذکرہ جتنا جماعت احمدیہ میں ہوتا ہے یا شکر کے مضمون کا ادراک جتنا جماعت کو ہے، ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی اور کو نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ حقیقی شکر وہ ہے جو خدا کا ہو، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، خدا تعالیٰ کے دین کی ترقی اور غیروں پر اُس کا رعب پڑنے پر ہو۔

پس آج خالص ہو کر اگر کوئی جماعت اسلام کی ترقی کے لئے کوشاں ہے، اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے ہر کونے اور ہر طبقے میں پھیلانے کی کوشش میں ہر قسم کی منصوبہ بندی کر کے اس کام کو سرانجام دے رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے اور یہ بات دنیا کی کسی بھی اَور جماعت، گروہ یا تنظیم میں نظر نہیں آئے گی۔ اور پھر اگر کوئی کوشش کر بھی رہا ہے تو کامیابی کا ہزارواں حصّہ بھی جماعت کی کوششوں اور کامیابیوں کے مقابل پر نظر نہیں آئے گا۔ غیر یعنی غیر مسلم اگر اسلام کے بارے میں غلط خیالات کو دل سے نکالتے ہیں یا یہ اظہار کرتے ہیں کہ آج ہمارے دل اور دماغ اسلام کے بارے میں غلط تأثرات سے صاف ہو گئے ہیں تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی مجالس میں حاضر ہو کر اپنے ذہنوں کو پاک کرتے ہیں، یا صحیح اسلام اُنہیں جماعت احمدیہ کی مجلسوں سے ہی، پروگراموں سے ہی پتہ لگتا ہے۔

پس اسلام کی تجدیدِ نو کے جس کام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع فرمایا تھا، وہ تقریباً 124 سال گزرنے کے بعد آج بھی جاری ہے اور نہ صرف جاری ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور تائیدات کے نظارے بھی ہم دیکھتے ہیں۔ چاہے یہ تائیدات کے نظارے افریقہ کے جنگلوں اور شہروں میں ہوں یا صحراؤں میں ہوں یا دور دراز جزائر میں ہوں، عرب دنیا میں ہوں یا ایشیا میں ہوں۔ امریکہ اور یورپ کے عوام کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام پہنچا کر اُن کے شبہات دور کرنے سے تعلق رکھتے ہوں یا یورپ اور امریکہ کے ایوانوں میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا لوہا منوانے سے تعلق رکھتے ہوں تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات نظر آتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی یہ بارش ہمیں کس قدر شکر گزاری کے مضمون کو سمجھنے والا اور شکر ادا کرنے والا بناتی ہے اور بنانی چاہئے دوسرے اس کا اندازہ لگا ہی نہیں سکتے۔ احمدی ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8)۔ کہ اگر تم میرا شکر کرو گے تو مَیں اپنی دی ہوئی نعمتوں کو زیادہ کروں گا، کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ یہ کام جو ہم کر رہے ہیں، اس کا مقصد اپنی پہچان کروانا نہیں، کوئی ذاتی بڑائی نہیں یا اس کا اظہار نہیں بلکہ اُس مشن کو آگے لے جانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہی ہمارا کام ہے تاکہ دنیا کے سامنے یہ تعلیم پیش کر کے آپؐ کے آخری رسول ہونے کا ادراک دنیا میں پیدا کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کروایا جائے۔ پس جو کام خدا تعالیٰ کے لئے ہوں اور ذاتی بڑائی اور نام و نمود اُن میں نہ ہوں اور پھر اُس کے نیک نتائج پر خدا تعالیٰ کی شکر گزاری بھی ہو تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت پہلے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ پس اس مضمون کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

گزشتہ دنوں مَیں یورپ کے سفر پر تھا جہاں مختلف پروگرام تھے جن میں سب سے پہلے تو یورپین پارلیمنٹ کا ایک پروگرام تھا جو اُن کے آڈیٹوریم میں ہوا۔ جس میں یورپین پارلیمنٹیرین اور مختلف ممالک کے ملکی پارلیمنٹیرین یعنی کُل ملا کے سارے مہمان تقریباً دو سو سے زائد تھے یا دوسرے سیاستدان، وکلاء اور پڑھے لکھے طبقے پر سارے مشتمل تھے۔ اُن کے ساتھ بھی وہاں پروگرام ہوا تھا۔ اسی طرح کئی نیوز ایجنسیوں کے نمائندوں کے سامنے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کے حوالے سے مجھے کچھ کہنے کا موقع ملا۔ پریس کانفرنس کی وجہ سے دنیا میں کافی کوریج ہوئی۔ اس تقریب کو آرگنائز کروانے کے لئے یوکے کی جماعت نے بھی اچھا کردار ادا کیا۔ گو اصلی آرگنائزر تو ہمارے یورپین پارلیمنٹیرین دوست ہی تھے۔ بہر حال یہ پروگرام بہت اچھا رہا۔ یوکے کی جماعت کو شاید اس کی فکر بھی تھی اس لئے جماعتوں میں یہ لوگ دعا کا اعلان بھی کرواتے رہے اور احمدیوں کی دعاؤں کی قبولیت کو ہمیشہ کی طرح ہم نے اس پروگرام میں دیکھا بھی اور محسوس بھی کیا۔ میرے خیال میں تو جو باتیں مَیں نے کیں عمومی طور پر ہم اُن کو عام سمجھتے ہیں لیکن اگر سوچا جائے تو اسلام کے حوالے سے کوئی بات بھی عام نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے جس دین کو کامل کیا ہے اُس کی ہر بات ہی اہم ہے، اسی لئے شاملین پر ان باتوں کا بڑا اثر بھی ہوا۔ اس کا انہوں نے کھل کر اظہار بھی کیا۔ اسلام سے متعلق شکوک و شبہات دور ہوئے۔ الحمدللہ۔

اس کے بعد مَیں جرمنی چلا گیا تھا اور جرمنی میں بھی اسی طرح دو بڑے پروگرام تھے۔ ایک تو ہیمبرگ میں مسجد کو انہوں نے ٹھیک کیا ہے۔ جو نئی جگہ خریدی تھی اس میں پہلے مسجد تو اندر بنائی ہوئی تھی۔ بلڈنگ کو

کنورٹ (Convert) کیا تھا لیکن مینارے وغیرہ نہیں تھے۔اب مینار وغیرہ بنائے تھے تو اس تعمیر کے حوالے سے بھی ایک پروگرام ہوا جو اصل میں تو مہمانوں کو لانے کا ایک بہانہ تھا۔ بہر حال اس میں بھی بڑا اچھا طبقہ شامل ہوا اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کا یہ سب لوگ بڑا نیک اثر لے کر گئے۔

اسی طرح وہاں جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت بھی بنی ہے۔ یہ کیونکہ جامعہ کی باقاعدہ عمارت بنائی گئی ہے جس میں بڑے سائز کے باقاعدہ کلاس روم، اسمبلی ہال، ہوسٹل، اُس میں کچن، ڈائننگ وغیرہ، سارا کچھ ہے۔ بڑا وسیع انتظام ہے اور یہ بڑی خوبصورت عمارت بنائی گئی ہے۔ بہر حال یہاں بھی اچھے پڑھے لکھے لوگ، پریس، سیاستدان وغیرہ آئے ہوئے تھے۔ یہاں بھی اُن لوگوں کے سامنے تو نہیں بلکہ طلباء کو جو نصیحت کر رہا تھا، اُسی میں اسلام کی تعلیم آ گئی جس کو اُن لوگوں نے سمجھا اور پسند کیا۔ پھر دو مساجد کا وہاں افتتاح بھی ہوا۔ یہاں بھی شہر کے لوکل میئر اور پڑھے لکھے لوگ آئے ہوئے تھے اور محبت اور بھائی چارے کا اظہار کرتے رہے۔

ایک جگہ جب افتتاح ہوا تو وہاں ہمسایوں میں سے ایک جوڑا آیا ہوا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ ہم آپ کو تحفہ دینا چاہتے ہیں۔ تحفہ دیا اور ساتھ ہی کہا کہ ہم اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں اور مسجد کی مبارکباد دی۔ اُس وقت فنکشن میں میئر صاحب وہاں موجود تھے اور میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگے کہ اس علاقے میں جب مسجد بن رہی تھی تو سب سے زیادہ مخالفت کرنے والا یہی گھر تھا جو یہ کہتے تھے کہ یہاں مسجد بن گئی تو فتنہ وفساد کا گڑھ بن جائے گا کیونکہ مسلمان ایسے ہی ہیں۔ لیکن بہر حال کونسل نے بھی، باقی ہمسایوں نے بھی ان کی اس فکر کو ردّ کر دیا اور مسجد بن گئی۔ اس عرصہ میں احمدیوں نے بھی ان سے رابطے کئے اور ان کو اسلام کی، احمدیت کی صحیح تعلیم کے بارے میں بتایا تو ان کے رویّوں میں تبدیلی آنی شروع ہوئی اور افتتاح کے موقع پر جب مَیں نے احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ مسجد بننے کے بعد احمدی کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم بیان کی تو ان میں مزید ایک اور تبدیلی پیدا ہوئی۔ ان لوگوں میں بڑا ادب اور احترام تھا۔ جو مخالف تھے اُن کے دل پگھلتے دیکھے۔

بہر حال ان مختلف مواقع پر وہاں جو فنکشن ہوئے، ان کے بارہ میں غیروں کے جو تاثرات ہیں وہ مَیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بعض نے میرے متعلق بھی اظہار کیا ہے۔ مَیں نے کوشش یہی کی ہے کہ جہاں تک مَیں اپنی باتوں کو نکال سکتا ہوں تو نکال دوں لیکن بعض جگہ ذکر آ بھی جائے گا۔ لیکن مجھے پتہ ہے کہ جو باتیں مَیں نے کیں وہ اسلام کا پیغام ہے۔ اگر اثر ہے تو اسلام کے پیغام کا ہے نہ کہ میری ذات کا۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نمائندگی میں جو بات مَیں کہوں گا اُس کا اثر ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے۔

پہلا ایک تبصرہ یہ ہے کہ وہاں ایک بشپ آئے ہوئے تھے جو پریس کانفرنس میں بھی آ گئے اور انہوں نے سوال بھی کر دیا۔ ڈاکٹر ایمن ہاورڈ (Bishop Dr Amen Howard) جنیوا سوئٹزرلینڈ سے آئے تھے۔ انٹر فیتھ انٹرنیشنل کے نمائندے ہیں۔ یہ رفاہی تنظیم فیڈ اے فیملی (Feed a Family) کے بانی صدر بھی ہیں۔ ان کو دعوت نامہ دیا گیا تھا۔ ایک دن پہلے یہ برف میں پھسل گئے تھے اور ان کی آنکھ بھی سوج گئی تھی۔ کافی چوٹ لگی تھی لیکن پھر بھی انہوں نے کہا کہ اس فنکشن میں مَیں نے ضرور شامل ہونا ہے۔ انہوں نے برسلز کا سفر اختیار کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ جو تقریر ہوئی، اس کے جو الفاظ تھے اُن کا جادو کا سا اثر تھا۔ پھر میرے بارے میں لکھتے ہیں کہ لہجہ دھیما تھا لیکن منہ سے نکلنے والے الفاظ اپنے اندر غیر معمولی طاقت اور شوکت رکھتے ہیں۔ اس طرح کا جرأت مند انسان مَیں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ بہر حال یہ وہ الفاظ تھے جو اسلام کی خوبیاں سن کر انہوں نے کہے۔

پھر سوئٹزرلینڈ سے آئے ہوئے جاپانی بدھ ازم کے نمائندے جارج کوہو میلو (Jorge Koho Mello) نے، جو راہب بھی ہیں، اپنے ساتھیوں کو جو اُن کو لے کر آئے تھے کہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس اہم لیکچر میں شامل ہونے کے لئے مجھے دعوت دی اور اس میں شامل ہونا اور خلیفہ سے ملنا میرے لئے ایک بہت بڑی سعادت ہے اور میرے قیمتی لمحات ہیں جن کو مَیں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ یہاں مجھے دوسرے ممالک کے اہل علم لوگوں سے ملنے کا بھی موقع ملا جس کے لئے مَیں مشکور ہوں۔

آنریبل Fouad Ahidar ممبر بیلجیئم نیشنل پارلیمنٹ نے برملا اس بات کا اظہار بھی کیا۔ (یہ ہمارے پرانے واقف بھی ہیں، بلکہ ایک رات پہلے مجھے ملے تھے تو مَیں نے ان کو کہا تھا کہ اب کافی پرانی واقفیت ہو چکی ہے۔ اب آپ کو بیعت کر لینی چاہئے) بہر حال یہ مسلمان ہیں، مراکو وغیرہ کہیں سے ان کا تعلق ہے۔ کافی عرصے سے وہاں رہ رہے ہیں یا شاید ان کے والدین یہاں آئے تھے۔ اور اس وقت یہ اچھے سیاستدان، منجھے ہوئے سیاستدان بھی ہیں اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہیں) کہتے ہیں کہ میرا جو خطاب تھا، یہ خطاب پارلیمنٹ میں صرف میرے لئے ہی نہیں تھا بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے فخر کی بات ہے کیونکہ خلیفہ نے ہمارے سر بلند کر دیئے ہیں۔ اس سے پہلے جو اسلام کی بات ہمارے سامنے کرتا تھا، ہم سر جھکا لیا کرتے تھے کیونکہ صحیح تعلیم نہیں تھی، آج ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم کا پتہ لگا ہے۔

پھر وزارتِ داخلہ بیلجیئم کے نمائندے Jona Than Debeer (جوناتھن دیبیر) نے کہا کہ خلیفہ کے خطاب نے ہم سب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہم نے اس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ خطاب ہم سب کے لئے انسپائرنگ (Inspiring) ہے۔

پھر ممبر آف پارلیمنٹ مسٹر ماس (Mr Mass) کہتے ہیں کہ خلیفہ نے دنیا کے لئے جو امن کا پیغام دیا ہے، اور ہماری رہنمائی کی اس کے لئے ہم اُن کے بیحد شکرگزار ہیں۔

پھر ایک اور ممبر پارلیمنٹ مسٹر گاڈفرے بلوم (Mr Godfrey Bloom) نے کہا کہ خلیفہ کے خطاب نے ہمیں روشنی عطا کی ہے۔ میں اپنے سب ساتھیوں کی طرف سے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پھر ناروے سے ایک ممبر پارلیمنٹ جو کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی کے صوبائی سیکرٹری بھی ہیں، آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ان باتوں کا اظہار کیا۔ پھر حکومتِ فرانس کی جانب سے وزارتِ داخلہ اور وزارتِ خارجہ کے نمائندے مسٹر ایرک بھی شامل ہوئے۔ انہوں نے خطاب کے تمام اہم پوائنٹس نوٹ کئے اور کہا کہ خطاب میں فرانس کے لئے بہت رہنمائی ہے۔ میں واپس جا کر اپنی منسٹری میں رپورٹ کروں گا۔

فرانس یورپ میں ایسا ملک ہے جہاں سب سے زیادہ مسلمانوں کے خلاف آوازیں اُٹھتی رہتی ہیں اور یہ صحیح تعلیم جو اُن کے سامنے پیش کی گئی تو بہر حال وہ متاثر ہوئے۔

پھر روسیولوپیز (Rocio Lopez) صاحبہ جو سپین کی پارلیمنٹ کی ممبر ہیں، سپین سے اس تقریب میں شرکت کے لئے آئی تھیں اور طلیطلہ (Toledo) صوبے کی ہیں۔ کہتی ہیں کہ اس تقریب نے دوستی اور بھائی چارے کے اثرات چھوڑے ہیں۔ برسلز کے اس پروگرام نے ایک متحرک جماعت کا علم دیا جو مسلسل تعمیری کاموں میں مصروف ہے۔ مرزا مسرور احمد کی قیادت میں ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' جیسے ماٹو کے تحت مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احمدی باہم مل جل گئے۔ دنیا جو اپنے نشہ میں دھت چلی جا رہی ہے اور جہاں امن اور محبت کا پیغام انتہائی اہم ہے، ایسی دنیا میں آپ لوگوں کے بارے میں جاننا ایک اعزاز کی بات ہے۔ پھر کہتی ہیں مَیں آپ کے تصورات کی کامل تائید کرتی ہوں۔ عالمی انسانی حقوق کی بحالی اور دنیا میں امن کے قیام کی تمام باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ مذہب کی بنیاد پر مظالم کی مذمت کرتی رہوں گی۔

پھر سپین سے ہی جوسماریا الونسو (Jose Maria Alonso) اور میڈرڈ میں پاپولر پارٹی کی نمائندہ رکن اسمبلی ہیں۔ ان کا تعلق کنٹابریہ (Cantabria) سپین سے ہے۔ پہلے تو مجھے ملنے کے بعد تأثرات کا اظہار کیا۔ پھر کہتی ہیں کہ باقی تمام احمدیوں سے مل کر بھی میرے وہی جذبات ہیں جو خلیفہ سے مل کر تھے۔ یہ تمام جماعت بہت مہمان نواز اور پُرامن ہے۔ اور خلیفہ کے مطابق مذاہب کا مقصد بنی نوع انسان کے مابین مصائب بڑھانا نہیں بلکہ محبت بڑھانا ہے۔

سینٹیا گو کٹالہ (Santiago Catala) صاحب جو کہ کوئنسا یا کوئنکا یونیورسٹی Cuenca University میں لاء (Law) پروفیسر ہیں۔ بہت سی کتابیں لکھ چکے ہیں جن میں 'Islam In Valencia' اور 'Islamic Jurisprudence' شامل ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے الفاظ خلیفہ تک پہنچائیں اور اُن تمام لوگوں تک بھی جن سے عشائیہ پر ملاقات ہوئی اور ان سپینش احباب تک بھی جو ہمارے ساتھ موجود تھے۔ انہیں میری طرف سے شکریہ کے جذبات پہنچائیں۔ میں آپ سب سے مل کر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں خدا ہمیں مزید ملنے کے مواقع فراہم کرے گا۔ پھر کہتے ہیں خدا آپ پر بہت مہربان ہے اور مَیں بھی خدا کے نام پر آپ کے لئے بھلائی چاہتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کو خدا دولت اور امن عطا کرے۔ کہتے ہیں مَیں مذہبی شخص ہوں اور بعض روحانی تجربات رکھتا ہوں۔ ایک عرصے سے مَیں نے ایسا مذہبی ماحول نہیں دیکھا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ روحانی شخص وہ ہوتا ہے جو سیدھی راہ پر ہو، وہ خدا کے ساتھ ہو اور خدا اُس کے ساتھ ہو۔

پھر سپین سے ایک وکیل عورت تھیں وہ شامل ہوئیں۔ واپس جا کر انہوں نے جو پیغام بھیجا یہ ہے کہ سپین سے آنے والے ایک احمدی دوست قمر صاحب نے کہا تھا (یہ اُن کے ساتھ آئی تھیں) کہ یہ دن بیمثال ہوں گے اور یقیناً وہ غلط نہ تھے۔ مجھے امید ہے کہ خدا نے چاہا تو ان دنوں میں جو آپ کی جماعت نے کام کئے ہیں وہ ضرور رنگ لائیں گے۔

سپین بھی ایسا ملک ہے جہاں ایک زمانے میں تو اسلام تھا اور اب وہاں اسلام کے لئے اتنی شدید دشمنی ہے، نفرت ہے، جس کی کوئی انتہا نہیں۔ بعض علاقوں میں تو بہت حد سے بڑھی ہوئی ہے۔

پھر مالٹا (Malta) سے (مالٹا (Malta) ملک کا نام ہے) پروفیسر آرنلڈ کاسولہ (Prof. Arnold Cassola) صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ یونیورسٹی آف مالٹا میں بطور پروفیسر کام کر رہے ہیں۔ مالٹی لٹریچر پڑھاتے ہیں۔ یہ تیس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔ مالٹا کی تیسری سیاسی

جماعت مالٹا گرین پارٹی کے (Co- Founder) ہیں۔کئی سال تک گرین پارٹی کے سربراہ رہے۔ان کو اٹالین پارلیمنٹ میں بھی ممبر آف پارلیمنٹ رہنے کا اعزاز حاصل ہے۔اپنا تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’’کانفرنس کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔کہیں کسی قسم کی کمی نظر نہیں آئی۔جماعت احمدیہ کا عالمی بھائی چارے کا تصور اور ماٹو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ ایک نہایت اہمیت کا حامل تصور ہے جو تمام انسانیت کو اکٹھا کر دیتا ہے اور ہر قسم کی نسلی اور مذہبی تفریق کو الگ کرکے انسان کو یکجا کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔خلیفہ کی تقریر عالمی امن کے قیام کی جدوجہد کی واضح عکاسی کرتی ہے۔درحقیقت جماعت احمدیہ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے جو امن اور رواداری کی تلاش میں ہیں مذاکرات کا ایک اہم پلیٹ فارم مہیا کر رہی ہے یہاں تک کہ سیاسی سطح پر بھی وہ اس معاملہ کو خوب اچھی طرح سے پیش کر رہی ہے۔

پھر دوسرے مہمان جو مالٹا سے آئے ہوئے تھے،اِوان بارتولو(Ivan Bartolo) صاحب،ان کا تعلق میڈیا سے ہے۔وہ ٹی وی کے پروگراموں کے پروڈیوسر بھی ہیں،ان کو جماعت سے اس طرح تعارف ہوا تھا کہ لیف لیٹ سکیم جو شروع کی گئی ہے،اس کے تحت جب وہاں لیف لیٹ (Leaflet) تقسیم کئے گئے تو جب ان کو لیف لیٹ ملا تو اس پر بڑے متاثر ہوئے اور انہوں نے خود جماعت سے رابطہ کیا۔اور پھر یہ تعلقات بڑھتے گئے۔وہ کہتے ہیں کہ امن کے قیام کے لئے آپ کی گراں قدر خدمات ہیں جس کا میں بڑا مداح ہوں اور پھر میرے بارے میں کہتے ہیں کہ جو کچھ اُن کے متعلق پڑھا تھا اُس سے کہیں زیادہ اُن کو پایا۔آپ کا پیغام دائمی ہے۔مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کا پیغام صحیح لوگوں تک پہنچا ہے۔آپ کی کوششوں،امن اور عالمی بھائی چارے کے لئے آپ کے مشن اور جدوجہد سے بہت متاثر ہوا ہوں۔اور پھر انہوں نے اپنے ایک ساتھی کا واقعہ سنایا ہے جو وہیں بیلجیئم میں،برسلز میں ہیں،ان کو ملی تھیں کہ جب اُس کو بتایا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ یہاں ایک پروگرام ہے تو اُس نے کہا کہ یورپین پارلیمنٹ کے پروگرام عموماً اتنے آرگنائز نہیں ہوتے۔تو انہوں نے کہا کہ نہیں یہ جماعت احمدیہ کا پروگرام ہے۔اس پر وہ عورت کہنے لگی ہاں اُن کو میں جانتی ہوں۔اُن کے پروگرام ہمیشہ بڑے آرگنائز ہوتے ہیں۔

پھر Mr Christian Mirre جو چرچ آف سائینٹالوجی یورپ کے ممبر ہیں،نے اپنے خیال میں کہا کہ ایک بہت اہم میٹنگ تھی۔خلیفہ نے اپنے خطاب میں ہم سب کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہم سب مل کر امن کے لئے کام کریں اور آپس کی نفرتوں کو دور کریں۔اُن کا پیغام حکمت سے پُر تھا اور اب عالم انسانیت کے بہتر مستقبل کی ضمانت اسی پیغام پر عمل کرنے میں ہے۔پھر فرانس کے ایک علاقہ Mont Le Jolie کی نائب میئر بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔کہنے لگیں یہ خطاب مجھے بہت پسند آیا۔انہوں نے ایک بڑا عظیم خطاب کیا اور ساری باتیں صاف صاف بیان کردیں۔

فرانس کی ایک یونیورسٹی کے پروفیسر Mr. Marco Tiani بھی اس تقریب میں شامل ہوئے وہ کہتے ہیں کہ بہت خوش قسمت ہوں کہ خلیفہ کی سربراہی میں یورپین پارلیمنٹ میں ہونے والے اجلاس میں شامل ہونے کا موقع ملا۔میرے لئے بہت عزت اور برکت کا باعث تھا کہ میں ایک حقیقی امن والے انسانی حقوق کے لیڈر اور مذہبی آزادی کے ایک حقیقی علمبردار کی موجودگی میں وہاں موجود تھا۔میرے لئے یہ ایک فخر کی بات ہے کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جو امن اور باہمی تعلقات کا ایک عظیم لیڈر ہے۔’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ کا نعرہ سب سے طاقتور اور امن کی ضمانت دینے والا ہے۔اس نعرہ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔تمام شامل ہونے والوں کو بہت عزت ملی۔لوگ اتنی تعداد میں تھے کہ باہر بھی کھڑے تھے۔

پھر سپیٹ کے سابق میئر کے تاثرات یہ ہیں کہ پہلے تو انہوں نے بلانے پر شکریہ ادا کیا ہے۔پھر یہ کہا کہ میں پروگرام سے بہت متاثر ہوا (میاں بیوی دونوں آئے ہوئے تھے،یہ دونوں کے تاثرات ہیں)۔اس قسم کی تقریب منعقد کرنا آجکل دنیا میں ہونے والے ظلم اور شدت پسندی کا بہترین جواب تھا۔پھر کہتے ہیں کہ یہ موضوع یعنی امن یورپین پارلیمنٹ کے سیاسی ایجنڈا کا بھی حصہ ہے۔اور امید ہے اس پہلو کو آئندہ بھی توجہ ملتی رہے گی۔بہر حال اس تقریب کی وجہ سے اس تقریب میں شاملین،سامعین اور قارئین کا حوصلہ بلند ہوا ہے۔Mr. Charles Tannock , MEP نے کہا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی عالمی سطح پر امن کا پیغام پھیلا رہی ہے اور شدت پسندی کے خلاف لڑ رہی ہے۔یہاں آنے سے قبل ایک کامیاب پریس کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔(اس فنکشن سے آدھا گھنٹہ پہلے ایک پریس کانفرنس بھی تھی) وہاں پر جس انداز سے سوال و جواب ہوئے اُس سے میں ذاتی طور پر بہت متاثر ہوا ہوں۔مسلمانوں کے رہنما سے اس قسم کے پیغام کی دنیا کو ضرورت ہے۔یہ امن کا پیغام دراصل ہمارے اپنے دلوں کی آواز ہے جن کا تعلق اسلام سے نہیں بلکہ دیگر مذاہب سے بھی ہے۔

انہوں نے کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت روز بروز ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔پھر کہتے ہیں کہ ان کی ہر براعظم میں شاخیں ہیں۔احمدیہ کمیونٹی کی تعلیمات کو بہت کم لوگ جانتے ہیں لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس کمیونٹی کے بنیادی پیغام کو یورپ میں پھیلائیں جو کہ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ پر مشتمل ہے۔یہ امن کا پیغام ہے اور یہ امن صرف مسلمانوں کے بیچ نہیں بلکہ دنیا میں موجود تمام مذاہب کے درمیان امن کا پیغام ہے۔پھر کہتے ہیں کہ آجکل جماعت احمدیہ دنیا کیلئے امن اور برداشت کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔جبکہ دوسری طرف مذہبی انتہا پسندی اور شدت پسندی،امن اور انسانی حقوق دونوں کے لئے خطرہ بن چکی ہے۔یہ مذہبی انتہا پسندی پھر عالمی سطح پر ہونے والی دہشتگردی کے ساتھ جڑ جاتی ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو خود اس انتہا پسندی کا جواب دینے کی ضرورت ہے جیسا کہ جماعت احمدیہ اس انتہا پسندی کا جواب دے رہی ہے۔پھر انہوں نے خطاب (ایڈریس) پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے متاثر کن اور وسیع المعنی خطاب پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ نے اپنے خطاب میں مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا۔آپ نے امن اور برداشت کے متعلق اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کیا۔یہ بھی ذکر کیا کہ ترقی یافتہ ممالک کو غریب اقوام اور پسماندہ ممالک کی مدد کرنی چاہئے۔نیز اُن ذمہ داریوں کا بھی ذکر کیا جو کہ مغرب اور بالخصوص یورپی یونین کے ممالک پر عائد ہوتی ہیں اور جو کہ اُنہیں فکر کے ساتھ اور ہمدردی کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں۔اور مجھے اس بات پر بھی حیرانی ہے کہ آپ نے نڈر ہو کر اور جرأت مندانہ طور پر امیگریشن کے حوالہ سے پیش آنے والے مسائل کا اپنے خطاب میں ذکر کیا ہے۔بطور ایک سیاستدان ہونے کے میں جانتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کا اہم مسئلہ ہے۔انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی رکھنا،ایک دوسرے کے لئے برداشت پیدا کرنا آج کا اہم ترین پیغام تھا جس کو ساتھ لے کر ہمیں یہاں سے رخصت ہونا چاہئے۔

اسٹونیا سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Mr Tunne Kelam اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ کی جماعت شدت پسندی اور ظلم کو یکسر رد کرتی ہے جو کہ آج کل کی دنیا میں دن بدن پھیل رہا ہے۔مختلف مذاہب اور عقائد کو اکٹھا کرنے کیلئے آپ کا نمونہ نہ صرف نظریاتی اعتبار سے بلکہ عملی طور پر بھی بہت اہم ہے۔انہوں نے کہا کہ آج ہمارے پاس اچھا موقع ہے کہ ہم اس پیغام کو پھیلانے پر زور دیں۔مجھے خوشی ہے کہ یورپین پارلیمنٹیرینز بھی اس پیغام کا حصہ بن رہے ہیں۔

پھر Claude Moraes (MEP) ممبر یورپین پارلیمنٹ نے کہا کہ بالعموم یورپین پارلیمنٹ کی ہونے والی میٹنگز میں حاضرین کی اتنی تعداد نہیں ہوتی جتنی آج یہاں پر نظر آرہی ہے۔انہوں نے کہا کہ آجکل دنیا کے حالات اس طرف جارہے ہیں کہ ہمیں احمدیہ جماعت کے امن اور آشتی کے نظریات کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ایک دوسرے کیلئے برداشت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی شدید ضرورت ہے۔یہ نظریات صرف کتابی باتیں نہیں ہیں بلکہ آجکل کے دور میں ان پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہوگیا ہے۔انہوں نے میرے بارے میں کہا کہ اُن کا یہاں آنا اس بات کی علامت ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔میرا خیال ہے کہ احمدیہ جماعت کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔ان کے امن اور ایک دوسرے کے لئے برداشت کے متعلق نظریات اور پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔اس کے علاوہ مذہب و ملّت کی تفریق کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنا بھی اس جماعت کا خاصہ ہے۔ان سب باتوں کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔

وہاں جو مختلف پریس والے آئے ہوئے تھے،اس میں بی بی سی نیوز فیتھ میٹرز،سپینش میڈیا اکویو یوروپا (Aqui Europa) ، پھر تیسرے مالٹا کا فیورٹ چینل تھا۔جیو ٹی وی اور ڈیلی جنگ کے نمائندے تھے۔پیرس کے ’لی میگزین‘ کے نمائندے تھے۔المنار ریڈیو بیلجیئم تھا۔ٹرکش میڈیا اب ھبر (Abhaber) تھا۔فرنچ اکیڈیمک ریسرچر۔اونز آف جسٹس فرسٹ آف دی ورلڈ۔پکار نیوز یوکے۔اسی طرح ہیں ایسوی ایٹڈ (Associated) پریس پاکستان۔اور پھر اس کے علاوہ یورپین پارلیمنٹ کے آفیشل فوٹوگرافر،بیلجیئم کے ٹی وی اور ریڈیو کے نمائندگان اور بعض دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے میڈیا کے نمائندے بھی وہاں موجود تھے۔سی این این نے بھی ایک حصہ کا حوالہ دے کر اپنی ویب سائٹ پر اُس کے اوپر لکھا تھا Quote of the day۔اُس کو حوالہ پسند آیا تھا۔اس میں ایک ہونے کا ذکر تھا جرمنی کے نیشنل ممبر آف پارلیمنٹ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خطاب انتہائی متاثر کن تھا۔اس نے ہم پر گہرا اثر کیا ہے۔میرا خیال ہے انہوں نے یہ ہیمبرگ میں کہا تھا۔لیکن بہر حال میرے متعلق کہتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے برٹش پارلیمنٹ اور امریکن کیپیٹل ہل میں خطاب کئے ہیں،اسی طرح اب میں نے کوشش کرنی ہے کہ خلیفہ کا برلن میں جرمن پارلیمنٹ سے بھی خطاب ہو۔

Hakan Temirel ممبر صوبائی اسمبلی ہیمبرگ نے اس دن ان کو میں نے وہاں جو باتیں بتائی تھیں،کہا کہ آج جو ہماری رہنمائی کی ہے،اس رہنمائی کی پوری اسلامی دنیا کو ضرورت ہے۔

اب یہ یورپین پارلیمنٹ سے آگے ہیمبرگ کے فنکشن کا ذکر چل رہا ہے۔یہ اگلے دن ہی تھا۔منگل کو یورپین پارلیمنٹ میں تھا،بدھ کو ہیمبرگ میں۔ہیمبرگ میں ہی انٹیگریشن آفیسر (Integration Officer) کسی احمدی دوست کو اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے اسلام کی تعلیم کو انتہائی عمدہ اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے جس سے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگیا ہے۔مجھے اس

پروگرام میں شامل ہوکر بہت خوشی ہوئی ہے اور اسلام کی اصل تعلیم کا پتہ چلا ہے۔ اب ہم جماعت کے نمائندگان کو اپنے پروگراموں میں بلائیں گے تاکہ آپ لوگ وہاں آکر اسلام کی تعلیم پیش کریں۔

ہیمبرگ کے علاقہ ہاربرگ (Harburg) کی کونسل کے ایک نمائندے نے کہا کہ جس طرح وہ الفاظ کی ادائیگی کررہے تھے، وہ دلوں میں اتر رہے تھے، ایسا تو ہمارے مذہب کا کوئی بھی نمائندہ نہیں کرسکتا۔ پھر کہا خلیفہ نے جس طرح خاص طور پر اسلام کا تصور پیش کیا ہے، اسلام کی یہ حسین تعلیم پیش کی ہے کہ جس ملک میں رہتے ہو اس سے محبت کرنی چاہئے، یہ میرے لئے اسلام کی ایک نئی تصویر ہے۔ ایک خاتون نے اب یہ ذاتی میرے بارے میں تاثر دیا ہے (مَیں اسے چھوڑتا ہوں۔) پھر انٹیگریشن کے حکومتی ادارے سے تعلق رکھنے والی دو آفیسر خاتون آئیں ہوئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سارے ڈر اور خوف دور ہوگئے ہیں۔ خلیفہ نے اپنی تقریر کے اندر ہمارے سارے خوف دور کردیئے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے ہی خیالات رکھنے چاہئیں۔ اسلام کی تعلیم تو بہت پُرامن ہے، جو خوف سوسائٹی میں ہمیں نظر آرہا تھا وہ اب دور ہوگیا ہے۔

ہیمبرگ کے ایک علاقے میں حکومتی وفاقی دفاتر کے Head اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو ایسا محسوس کیا جس طرح شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں اور اُن کی ایک ملکہ ہوتی ہے۔ ساری مکھیاں اپنی ملکہ کے گرد گھومتی ہیں اور اس کے لئے اپنی جان دیتی ہیں۔ اسی طرح آپ کی ساری جماعت اپنے خلیفہ کے گرد کام کرتی ہے اور خلیفہ پر اپنی جان دیتی ہے اور کامل اطاعت کرتی ہے۔ تو یہ نظارے بھی غیروں کو نظر آتے ہیں اور لکھا کہ اس دوران خلیفہ کی بھی صورتحال شہد کی ملکہ کی طرح ہے۔ اور اس کا ذکر کیا کہ جماعت کس طرح اپنے خلیفہ کا احترام کرتی ہے۔ وہاں کچھ پریس کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے جن کا خطاب سے پہلے تو کوئی پروگرام نہیں تھا۔ صرف جرمنی کے امیر صاحب کا انٹرویو لینا تھا۔ لیکن پھر انہوں نے میرا کہا کہ اُن سے بھی ہم نے انٹرویو لینا ہے۔ سوال جواب کرنے ہیں۔ جب مجھے انہوں نے کہا تو مَیں نے کہا ٹھیک ہے فنکشن کے بعد کرلیں۔ اُس فنکشن کے بعد جب مَیں نے کہا کہ کہاں ہیں، اُن کو بلاؤ۔ تو کہتے ہیں انہوں نے اب یہ کہا ہے کہ جو کچھ ہم نے سوال کرنے تھے، جو شبہات اور تحفظات ہمارے ذہن میں تھے، وہ تو اس ایڈریس سے دور ہوگئے ہیں۔ اس لئے اب اس کی مزید ضرورت نہیں ہے۔ تو اسلام کے بارے میں خوبصورت تعلیم ان کو جب پتہ لگتی ہے تو پھر ان کی آنکھیں کھلتی ہیں کہ اسلام کیا چیز ہے۔

اسلامک کمیونٹی بورڈ کی ایک خاتون ممبر بھی آئی ہوئی تھیں۔ یہ میرا خیال ہے غالباً عرب ہیں۔ یہ یونیورسٹی میں اسلامک ریسرچ پر کام کرتی ہیں۔ جماعت کے بارے میں پہلے کافی مخالف تھیں اور احمدیوں کے خلاف باتیں بھی کرتی تھیں۔ پھر کچھ عرصے سے اُن کا رویہ تبدیل ہوگیا۔ وہاں یونیورسٹی میں ہمارے ایک مصری پروفیسر بھی ہیں، وہ جماعت سے کافی قریب ہیں، ہوسکتا ہے کہ اُن کی وجہ سے بھی (رویّہ) تبدیل ہوا ہو۔ بہرحال کہنے لگیں کہ ہمارے سارے خدشات دور ہوگئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ بہت بڑے روحانی لیڈر ہیں۔ ذہین انسان ہیں۔ کہنے لگی کہ میں نے خلیفہ کو چلتے ہوئے دیکھا، بولتے ہوئے دیکھا، نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ مَیں سوچا کرتی تھی کہ مسلمانوں کا کوئی ایسا لیڈر ہو۔ آج میں نے وہ لیڈر اپنی زندگی میں دیکھ لیا ہے۔ پس یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کی برکت۔ یعنی ان سب خیالات کے باوجود انہوں نے جو کچھ دیکھا، وہیں سوئی ان کی اڑی رہے گی، قبول نہیں کریں گے۔

ہیمبرگ شہر کے پریذیڈنٹ آف پولیس اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ وہ صوبے کا ہی پورا انچارج ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ خطاب میں اسلام کی جو امن کی تعلیم بیان کی ہے اگر اس پر ہم سب عمل کرنے والے ہوں تو پھر ہم پولیس والوں کی ضرورت ہی نہ رہے۔

ہیمبرگ کا جو پروگرام تھا اس کو بھی بڑی وسیع کوریج ملی ہے۔ ہیمبرگ ایبنڈ بلاٹ (Hamburger Abendblatt) اخبار ہے جس کو پڑھنے والے پانچ لاکھ ستاون ہزار ہیں، اُس نے اس خبر کو دیا۔ پھر ایک اور اخبار 'بِلڈ' (Bild) ہے جس کو پڑھنے والے سات لاکھ اکتیس ہزار افراد ہیں۔ پھر ایک اخبار ہے جس کی ایک لاکھ سرکولیشن ہے۔ 'ویلٹ کمپکٹ' (Welt Kompakt)، پھر اخبار 'این ڈی آر ایکچوال' (NDR Aktuell) اس کی چار لاکھ کی سرکولیشن ہے، لوگ پڑھتے ہیں۔ اور اسی طرح مختلف اخباروں نے ہیمبرگ کی مسجد کی اس رینوویشن (Renovation) کے افتتاح کا اور اس ایڈریس کا ذکر کیا۔

صوبہ ہیسن کی جو پارلیمنٹ ہے، اُس کے اپوزیشن لیڈر نے بھی وہاں پارلیمنٹ میں ملاقات کے لئے بلایا تھا تو وہ کہنے لگا کہ اسلامی دنیا میں جو تبدیلیاں ہورہی ہیں، خاص طور پر عرب ممالک میں، اس کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں کیونکہ آجکل ہمارے ہاں اس کی بڑی بحث چل رہی ہے۔ ان لوگوں سے مدد بھی وہاں جاتی ہے اور یہی لوگ وہاں جو کچھ بھی ہورہا ہے اس کے ذمہ دار بھی ہیں۔ تو مَیں نے ان کو یہ کہا کہ جو عرب دنیا کی صورتحال ہے یہ کوئی راتوں رات پیدا نہیں ہوگئی۔ عرب دنیا کی یہی لیڈر شپ تھی جو آج سے دس بیس سال پہلے بھی تھی۔ انہی خیالات کے حامل تھے۔ اُس وقت بڑی طاقتوں نے اس طرف توجہ نہیں دی کیونکہ اپنی ترجیحات اور مفادات تھے۔ اور نہ ہی وہاں کے لوکل عوام کی توجہ پیدا ہوئی کیونکہ ان کو بھی بھڑکانے والے باہر کے لوگ ہیں۔ یہی لیڈر شپ تھی جو پہلے بھی کرپٹ تھی یا اپنے عوام کے ساتھ صحیح سلوک نہیں کررہی تھی۔ لیکن مغربی طاقتوں نے یا اُن ایجنسیز نے جو ان ملکوں کو ایڈ (Aid) دیتی تھیں، ان کے ساتھ رابطہ رکھا۔ اصل چیز یہ ہے کہ جب تک بڑی طاقتوں نے لیڈر شپ کو اپنے زیرِ اثر رکھا، لیڈر شپ نے ان کی بات مانی تو اُس وقت تک وہاں کوئی ایسا فساد نہیں تھا، کوئی فکر نہیں تھی۔ لیکن جب وہ لیڈر شپ ان کے قابل نہیں رہی تو انہوں نے وہاں ایک انقلاب لانے کی کوشش کی۔ مَیں نے ان کو کہا کہ اگر مغربی حکومتیں چاہتی ہیں کہ ان ممالک میں امن ہو تو وہ پھر وہاں خالص جمہوریت لے کے آئیں۔ کیونکہ آپ لوگ جمہوریت کا ہی زیادہ شور مچاتے ہیں ناں کہ جمہوریت ہونی چاہئے۔ نہ یہ کہ کسی خاص شخص کو پسند کرکے ایک لمبا عرصہ اُس کی سپورٹ کرتے رہیں اور پھر جب وہ حد سے بڑھ جائے، ڈکٹیٹر بن جائے تو پھر اُس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ تو یہ ڈکٹیٹر بنانے والے بھی آپ لوگ ہی ہیں۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ ترقی کے جس معیار تک وہ ملک پہنچ چکا ہوتا ہے، جب پسند نہیں رہتا تو پھر اُس کا اتنا بُرا حال کرتے ہیں کہ بالکل مفلوج ہوکر رہ جاتا ہے۔ اس لئے اب یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جن ملکوں میں فساد ہیں وہاں حقیقی طور پر اُن کی مدد بھی کی جائے اور جمہوریت اگر آپ نے قائم کرنی ہے تو کریں۔ خیر اور بھی باتیں ہوتی رہیں، بہرحال ان کو یہ کہنے کا ایک موقع ملا۔

وہاں جامعہ احمدیہ کا افتتاح بھی ہوا۔ ورنر آرمنڈ (Werner Amend) ریڈشٹڈ، جس شہر میں جامعہ ہے وہاں کے میئر ہیں، وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ نے جو تقریر کی وہ کوئی لکھی ہوئی تقریر نہ تھی بلکہ اُن کے دلی خیالات تھے۔ اُن کا طلباء کو یہ کہنا کہ وہ تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور لوگوں کے سامنے عملی نمونہ رکھیں بہت ضروری اور مثبت بات ہے۔ ایک مذہبی تنظیم کے سربراہ ہونے کے باوجود بہت پریکٹیکل انسان ہیں۔ یہ ''باوجود'' سے پتہ نہیں اُن کی کیا مراد ہے؟ اُن کے خیال میں شاید مذہبی رہنما پریکٹیکل نہیں ہوتے یا عملی طور پر کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔

وولف والتھر (Wolf Walther) صاحب جرمن اسلام کانفرنس کے سیکرٹری ہیں۔ وہ بھی وہاں جامعہ کے افتتاح پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ کی ہدایات بہت اہم اور ضروری تھیں۔ اُن کی طلباء کو ایک ہدایت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ طلباء عمومی آبادی سے مختلف نظر آنے والے اور الگ لباس میں ہوں گے، اس لئے بہت ضروری ہے کہ وہ دوستانہ رویہ رکھیں اور کھلے دل سے ملنے والے ہوں۔ اس سے خوف کم کرنے اور تعصّبات سے بچنے کا موقع ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ بولنے اور معلومات کے تبادلے سے ہی ایسا ممکن ہے۔ اس لئے خلیفہ کی اس بارے میں ہدایات بہت اہم ہیں۔

ایک جرنلسٹ ہاناک (Hanack) کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں تقریب بہت باوقار تھی اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ آپ کے عالمی سربراہ کی تقریر میرے نزدیک بہت پُرمغز اور مناسب تھی۔ اُن کے زندگی بخش الفاظ صرف بنیادی اخلاقیات تک محدود نہیں تھے۔ مجھ پر گہرا اثر چھوڑ گئے کیونکہ انہوں نے ٹھوس طریق پر طلباء کے مقامی آبادی کے ساتھ سلوک کا ذکر کیا۔

جامعہ احمدیہ کے افتتاح کو بھی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کافی کوریج ملی ہے۔ دس سے زائد خبریں آچکی ہیں جن میں صوبائی ٹی وی، ریڈیو وغیرہ شامل ہیں۔ جامعہ کی تصویر بھی آئی ہے۔ اخبارات نے لکھا کہ مرزا مسرور احمد نے طلباء سے خطاب کیا۔ انہوں نے بار بار یہ کہا کہ اسلام کی خوبصورتی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنے آپ کو پرکھیں۔ تعلیمات کو اپنے اوپر لاگو کریں اور بنی نوع انسان سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ احمدیہ جماعت کی اہم شرط یہ ہے کہ معاشرے میں ہم آہنگی اور امن پھیلایا جائے۔ ایک اخبار نے لکھا کہ اسلامی جماعت احمدیہ مستقبل میں ریڈشٹڈ میں امام تیار کرے گی اور پھر سارا نقشہ کھینچا کہ کیا کیا کچھ وہاں موجود ہے۔ ان کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے مستقبل کے اماموں کو مخاطب کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ ریڈشٹڈ اور ہیسن میں لوگوں میں اسلام کا خوف ختم کرنا ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب اور معاشروں کے خلاف جنگ نہیں کررہا۔ اس طرح مختلف اخباروں کے تبصرے تھے۔

جو پروگرام ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب کے دوررَس نتائج پیدا فرمائے اور ہمارا ہر قدم ترقی کا قدم ہو۔ ہمیں شکرگزاری اور تقویٰ میں بڑھاتا چلا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان کا پوچھنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو۔ کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا''۔ پھر فرمایا ''اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا''۔ فرمایا ''ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اُس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہوجاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 49-50۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم شاہ محمد تسنیم احمد صاحب آف آرہ (بہار) کی یاد میں

سید پرویز افضل، نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

خاکسار کے خُسر محترم شاہ محمد تسنیم صاحب آف آرہ بتاریخ ۶/اکتوبر ۲۰۱۲ الٰہی تقدیر کے مطابق ۸۵ سال کی عمر میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔ مرحوم بہت خوبیوں اور پاکیزہ خصائل و شمائل کے مالک تھے۔ موصوف کو بحیثیت صدر جماعت احمدیہ آرہ ۱۹۸۴ تا ۱۹۹۰ء خدمت دین کی توفیق حاصل ہوئی۔ آپ دارالمسیح اور سرزمین قادیان سے والہانہ عقیدت اور محبت رکھتے تھے اور قادیان بار بار آنے کو نہ صرف پسند فرماتے تھے بلکہ اس پر شدومد کے ساتھ عمل پیرا بھی تھے۔ موصوف تمام تر جوش اور جذبہ سے سرشار ہوکر اپنی زندگی کے ایام میں لگاتار جلسہ سالانہ قادیان میں لگ بھگ ۶۰ سال تک شرکت کرتے رہے۔ موصوف نہ صرف خود جلسہ سالانہ میں آنے کو پسند فرماتے بلکہ یہی ترغیب اور تلقین دیگر اقرباء اور احمدی بھائیوں کو بھی بیدار مغزی کے ساتھ کرتے۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا یہ عاشق قادیان کسی نہ کسی زیر تبلیغ دوست یا مالی حالت سے کمزور احمدی بھائی کو بھی کرایا وغیرہ کا انتظام کرواکر قادیان لاتا اور خوش ہوتا۔

مرحوم کے اقرباء کہتے ہیں ۱۹۸۴ء میں ماہِ دسمبر کے اواخر میں خاص کر وزیر اعظم اندرا گاندھی کی ناگہانی موت کی وجہ سے پورے ملک کی حالت خوفناک صورت حال اختیار کرگئی۔ مگر ان حالات میں بھی وہ احمدیت کا فدائی کسی طرح سفر اختیار کرکے آرہ سے قادیان جلسہ پر حاضر ہوا۔ ایک مرتبہ بعض سنگین قسم کی صورت حال ماہ دسمبر میں ہوگئی۔ خاص کر حصولِ سواری کیلئے کافی دقت طلب مراحل تھے۔ تب مرحوم شاہ صاحب مناسب سواری نہ ملنے کے باوجود آرہ سے ایک سڑک پر سواری اختیار کرکے کشاں کشاں جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہوئے۔

محترم شاہ صاحب کی ان عادات اور بے پناہ قادیان کی محبت کے اظہار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ مبارک فرمان ذہن میں آجاتا ہے کہ ’’جو لوگ قادیان بار بار نہیں آتے ان کے ایمان کے بارہ میں مجھے شک ہے‘‘

یہی قادیان کی محبت ہی ہے کہ موصوف کی تین بہوئیں ماشاء اللہ قادیان کی بیٹیاں ہیں۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا جلسہ سالانہ قادیان سے جب وطن آرہ واپس ہوتے تب موصوف قادیان سے کمبل اور سویٹر وغیرہ خرید کر لے جاتے اور آرہ میں مستحق تیامٰی مساکین میں تقسیم فرما کر راحت محسوس کرتے۔

مرحوم کئی اور صفات کے مالک تھے جن میں نمایاں اوصاف مندرجہ ذیل تھے۔ غریب لڑکیوں کی شادی کے موقع پر دل کھول کر ہمدردی کرتے۔ خود بھی تعاون کرتے اور اپنی اولاد کو بھی تلقین کرکے اس کار خیر میں حصہ ڈلواتے۔ موصوف میں ہمدردی کا غلبہ اس قدر تھا کہ اگر کسی رکشا پر آپ سوار ہیں اور چڑھائی آگئی تو فوراً رکشا سے اُتر جاتے اور خود رکشا والے کے ساتھ رکشا کو دھکا دیکر اُوپر کو اُٹھاتے تھے۔ آرہ میں محض للہ دو یتیم بچوں کیلئے باقاعدہ پڑھائی، تعلیم اور تربیت کا مکمل انتظام کیا۔ ایک مرتبہ سردی کے موسم میں ایک غریب عورت موصوف کے گھر پر آئی اور ایک کمبل مانگا موصوف نے اپنے فرزند کو تاکید کی کہ اس عورت کو کمبل دے دو فرزند کے لاپروائی اور غفلت برتنے پر موصوف ناراض ہوگئے اور ردعمل کے طور پر فرزند کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور نہ صرف اس غریب عورت کو کمبل مہیا کروایا بلکہ اس غریب اور لاچار عورت کو کمبل کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اُس کی رہائش کا انتظام بھی کیا۔ آرہ میں موصوف کا یہ طریق کار رہا کہ جمعہ کے دن جتنے بھی حضرات نماز میں شرکت کرتے آپ ان کی بصد شوق تواضع اور ضیافت کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرف مصافحہ اور معانقہ کی توفیق ملی اس کے علاوہ موصوف کو گفتگو کرنے کا بھی موقع میسر آیا ان حسین لمحات کی یاد کو مرحوم خوب مزہ لے لے کر بیان کیا کرتے تھے۔

پچھلے سال ۲۰۱۱ء میں اللہ پاک کے خاص فضل سے مرحوم کو اپنے دو فرزندان کے ہمراہ خانہ کعبہ میں حاضری اور عمرہ کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ موصوف ہمیشہ مواعظ حسنہ کے ذریعہ اپنی تمام اولاد کو جہاں نیکیوں کی تلقین فرمایا کرتے تھے وہاں پر دامن خلافت سے وابستہ رہنے کی خصوصی پند و نصائح کرتے رہتے تھے یہی وجہ ہے کہ اس پاک تربیت کے نتیجہ میں آج مرحوم کی تمام اولاد در اولاد نظام خلافت نظام جماعت کے ساتھ ایک فدائیت کا نمونہ رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ بچوں کے نام اس طرح ہیں۔

۱۔ حسیب احمد انجینئر قادیان۔ ۲۔ رضی احمد آرہ صدر جماعت آرہ۔ ۳۔ فیض احمد۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ریاض۔ ۴۔ شاہ محمد عبد السلام زعیم انصار اللہ ریاض۔

بیٹیاں: ۱۔ کشور جہاں اہلیہ منیر احمد صاحب آرہ۔ ۲۔ تاجورہ رشید اہلیہ عبدالحکیم صاحب مونگھیر۔ ۳۔ بشریٰ رشید اہلیہ پرویز احمد افضل قادیان۔ ۴۔ عشرت رشید اہلیہ ابرار احمد صاحب راٹھ۔ ۵۔ شگفتہ رشید اہلیہ طاہر محمود صاحب کولکتہ۔

قادیان کے جناب شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم کا موصوف مرحوم کے ساتھ بہت قریبی تعلق تھا آپ مرحوم کے متعلق اپنے تاثر میں لکھتے ہیں ’’مرحوم جناب شاہ محمد تسنیم احمد صاحب کے منجملہ شیریں اوصاف میں سے ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ برتاؤ کے اعتبار سے سنتِ رسولؐ کے مطابق ایک نہایت درجہ شفقت اور رافت والا برتاؤ رکھتے تھے بلکہ اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ ایک گہرے مراسم کے ساتھ دوستانہ رابطہ پر ہمیشہ تاحیات قائم رہے‘‘۔ اسی طرح لکھتے ہیں کہ مرحوم شاہ صاحب کے اندر ایک نمایاں وصف یہ بھی تھا کہ وہ کیسے بھی پیش آمدہ حالات ہوں پیچیدہ سے پیچیدہ معاملات کا حل خندہ پیشانی کے ساتھ نکال لیا کرتے تھے۔‘‘

حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو یہ پیارا وصف ایک مرد مومن کی نمایاں شان ہے اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جگہ دے آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2

موگا تحصیل باگہ پُرانا کا رہنے والا ہوں۔ خاکسار اپنے گاؤں میں ہی کمبائن مشین چلانے کا کام کرتا تھا ایک دن گاؤں چھوٹے پور میں خاکسار کو چند سکھوں نے بتایا کہ یہاں سے کچھ دور ایک جگہ ہے قادیاں وہاں بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ پھر خاکسار کچھ عرصہ بعد کام کے سلسلہ میں موضع کلوسول آیا وہاں خاکسار کو مکرم ڈاکٹر نصیر احمد عارف صاحب ملے آپ نے مجھے قادیان آنے کی دعوت دی۔ خاکسار مہمان خانہ حضرت مسیح موعودؑ میں ٹھہرا خاکسار یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ یہاں رہنے کھانے کا کوئی کرایہ نہیں جبکہ ہم مالیر کوٹلہ جاتے تھے تو وہ وہاں نہانے کے بھی پیسے لے لیتے تھے خیر قادیان آچکا تھا شراب کی طلب ہوئی خاکسار ہندو محلے گیا اور شراب پی کر آ گیا۔ مغرب کے وقت کسی نے مجھے آواز دی کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے چلو نماز پڑھو خاکسار نے کہا کہ میں تو پڑھ لی میری نماز ہوگئی ہے اور خاکسار اسی حالت میں سو گیا صبح جب خاکسار اُٹھا تو کل کی بات یاد آئی اور دل نے کہا کہ رحمت یہ تمہارے ساتھ کیا ہوگیا ہے پہلے تو کبھی اس طرح کسی نے نماز کیلئے نہیں کہا تھا ہم کس دنیا میں تھے۔ اپنے کیے پر ندامت بھی ہوئی۔ خاکسار کو محسوس ہوا کہ میں وہ رحمت علی نہیں ہوں جو ایک رات قبل تھا شائد مسیح موعود کی قوت قدسیہ تھی جو آپکی وفات کے ۱۰۰ سال بعد بھی کام کررہی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ میں نے اُسی وقت مصمم ارادہ کیا کہ میں شراب نہیں پیوں گا اور اپنی بقیہ زندگی اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے موافق گزاروں گا اور قادیان میں ہی رہوں گا۔ ۲۰۰۳ میں خاکسار نے بیعت کی اور ۲۰۰۴ میں خاکسار کی اہلیہ نے بھی بیعت کر لی شراب چھوڑنے کے بعد خاکسار کو سانس کی شدید تکلیف ہوئی۔ ڈاکٹروں نے کہا آہستہ آہستہ شراب چھوڑتے لیکن میں تہیہ کر چکا تھا اس لئے تکلیف بھی ہوئی۔ آج خاکسار جب اپنے گاؤں جاتا ہے تو پرانے دوست کہتے ہیں ’’آؤ رحمت ایک ایک جام ہوجائے۔ میں ان کو تب کہتا ہوں میں شراب چھوڑ چکا ہوں۔‘‘ ایک مرتبہ انہوں نے زبردستی شراب پلانے کی کوشش کی۔ اور کہا کہ رحمت تمہیں کیا ہوگیا ہے پہلے تو تمہارے لئے اس کے بغیر ایک لمحہ گزارنا ناممکن تھا اور اب تم اسے ہاتھ بھی نہیں لگاتے۔ میں نے کہا میں اللہ کے فضل سے اس لعنت کو چھوڑ چکا ہوں۔ اس رویے کا ان پر بہت اثر ہوا۔

غیروں کا اعتراف: تمباکو نوشی سے نجات ایک ایسا خوشکُن اور قابل ذکر امر تھا کہ قادیان میں آنے والے غیروں نے بھی اس کا مشاہدہ کیا اور اس کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ ایک معزز سکھ سردار اننت سنگھ صاحب خالصہ پرچارک ودیالہ ترنتارن کے پرنسپل نے ۱۹۳۷ اور ۱۹۳۸ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی اور اپنے مضمون میں لکھا۔

’’وہاں میں نے خوبی ہی خوبی دیکھی ہے میں نے کسی کو تمباکو نوشی کرتے فضول بکواس کرتے لڑتے جھگڑتے بھیک مانگتے۔ عورتوں پر آوازے کستے دھوکہ بازی کرتے لوٹتے اور لغو طور پر ہنستے نہیں دیکھا، شرابی جواری جیب تراش، اس قسم کے بدمعاش لوگ قادیان کی احمدی آبادی میں قطعاً مفقود ہیں۔ یہ کوئی معمولی اور نظر انداز کرنے کے قابل خصوصیت نہیں۔ کیا یہ بات اس وسیع براعظم کے کسی اور مقدس شہر میں نظر آسکتی ہے؟ یقیناً نہیں میں بہت مقامات پر پھرا ہوں اور پورے زور کے ساتھ ہر جگہ یہ بات کہنے کو تیار ہوں کہ بجلی کے زبردست جنریٹر کی طرح قادیان کا مقدس وجود اپنے سچے متبعین کے قلوب کو پاکیزہ علوم سے منور کرتا ہے اور قادیان میں احمدیوں کی قابل تقلید زندگی اور کامیابی کا راز یہی ہے۔ (الحکم ۱۴ فروری ۱۹۳۹ء صفحہ ۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں بد عادات اور نشوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین اللہ تعالیٰ اس موذی عادت سے ہر ایک کو اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری)

ملکی رپورٹیں

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خانپور ملکی: ۲۷ جنوری ۲۰۱۳ کو جماعت احمدیہ خانپور ملکی بہار میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ سے قبل مسجد میں وقار عمل رکھا گیا اور صفائی کی گئی نماز مغرب وعشاء کے بعد جلسہ شروع ہوا اس جلسہ کی صدارت مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب صدر جماعت نے کی جلسہ میں خاکسار اور ہارون رشید صاحب معلم خانپور ملکی نے تقاریر کیں۔ (بشارت احمد امروہی مبلغ سلسلہ خانپور ملکی بہار)

پونا: ۲۶ جنوری کو جماعت احمدیہ پونا میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیر صدارت مکرم نور الدین نائب صدر جماعت احمدیہ منعقد کیا گیا۔ پہلی تقریر مکرم فضیلت احمد صاحب نے کی اور خاکسار نے دوسری تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس زندگی کے عنوان پر کی۔ بعدہ صدر جلسہ نے مختصر اور جامع خطاب فرمایا۔
(عمران احمد نائک مربی سلسلہ پونہ)

دھری رلیوٹ: ۲۵ جنوری۔ جماعت احمدیہ دھری رلیوٹ کی جانب سے جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم بابو نثار احمد صاحب زونل امیر راجوری کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد دو تقاریر بعنوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غرباء کے ساتھ حسن سلوک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوہ حسنہ مکرم مولوی عبد المنان عاجز صاحب اور مکرم مولانا بشارت احمد محمود صاحب نے کیں۔ (مظفر احمد بھٹی مبلغ سلسلہ راجوری)

جیند: (ہریانہ) سرکل جیند کی آٹھ جماعتوں میں بتاریخ ۲۵ جنوری جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ جماعتوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ جماعت احمدیہ فومانہ۔ نا ندل۔ ہتھو، کرم گڑھ۔ لون، ملک پور، لکھن ماجرہ، ڈومر خان۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر غور کرتے ہوئے اس کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اعجاز احمد ساگر سرکل انچارج جیند ہریانہ)

امروھه: (یوپی) بتاریخ ۲۵ جنوری احمدیہ مسجد امروہہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعد نماز عشاء آٹھ بجے تا پونے گیارہ بجے منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم عرفان احمد صاحب، مکرم نسیم احمد صاحب ملکانہ معلم سلسلہ امروہہ، مکرم شیخ مقبول احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ امروہہ، نے تقاریر کیں۔ اللہ کے فضل سے جلسے کی کاروائی لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ پورے محلہ میں سنی گئی۔ جس میں اکثریت غیر احمدی احباب کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (طاہر احمد صدر جماعت احمدیہ امروہہ)

گلبرگه: (کرناٹک) ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بمقام دار الذکر زیر صدارت مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کی گئیں۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں احباب وخواتین پردے کی رعایت سے موجود تھے۔ (رحمان خان مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

جلسہ یوم جمہوریہ احمدیہ مسلم اسکول سوجان

سوجان: (یوپی) ۲۶ جنوری ۲۰۱۳ کو احمدیہ مسلم اسکول سوجان ہاتھرس یوپی میں جلسہ یوم جمہوریہ شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر محترمہ پریم وتی سُمن ضلع ہاتھرس شامل ہوئیں نیز علاقے کے کئی پردھان اور سرپنچ شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز مکرم مظفر احمد صاحب ظفر زونل امیر آگرہ کی زیر صدارت قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ اس پروگرام کی کئی اخبارات میں کوریج ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (عبد القدوس سرکل انچارج مین پوری)

خون ڈانگا، کسان میلہ میں جماعت احمدیہ کا بک اسٹال

اللہ کے فضل سے ۳۱ جنوری تا ۲ فروری ۲۰۱۳ بروز جمعرات، جمعہ اور ہفتہ خون ڈانگا پنچایت کی طرف سے لگوائے گئے کسان میلہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بک اسٹال لگایا گیا۔ اس کتاب میلہ میں متفرق سرکاری وغیر سرکاری اعلیٰ عہدیداران کو قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ کثیر تعداد میں لوگوں کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی خبر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین۔
(مجیب الرحمن۔ سرکل انچارج خون ڈانگا۔ بنگال)

تبلیغی جلسہ

بنگلور ۴ نومبر ۲۰۱۲ بروز اتوار بعد نماز عصر احمدیہ مسجد ولسن گارڈن بنگلور میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ساؤتھ کرناٹک نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب نے بعنوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کی۔ دوسری تقریر مکرم وجیہ اللہ صاحب نے کی۔ جلسہ کی آخری تقریر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اسلام کے موضوع پر کی۔ (محمد کلیم خان۔ مبلغ انچارج ساؤتھ کرناٹک)

تربیتی اجلاس

کیرلہ ۲۰ جنوری ۲۰۱۳۔ مسجد بیت القدوس میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت ونظم کے بعد مربیان کرام نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں چند افراد کو بیعت کر کے جماعت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ۔ قارئین کی خدمت میں نومبائعین کی استقامت کیلئے اور جماعت احمدیہ کالیکٹ کی مساعی میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(سلطان احمد ظفر۔ ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند)

ولادت

مکرم مونس احمد بھٹی ولد مرحوم مکرم سیٹھ داؤد احمد بھٹی آف بنگلور حال مقیم لکھنؤ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم کے ساتھ ۷ دسمبر ۲۰۱۲ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ محترمہ خورشید بھٹی صاحبہ اہلیہ مرحوم سیٹھ داؤد احمد بھٹی صاحب سابق امیر صوبہ یوپی لکھنؤ کی پوتی اور خلیل احمد آف کانپور واہلیہ یاسمین خلیل صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ یوپی زون لکھنؤ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو نیک صالحہ، خلافت کی فدائی، خادمہ دین صحت وسلامتی کے ساتھ لمبی زندگی والی ماں باپ کیلئے قرۃ العین اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر ۵۰۰ روپے۔
(خلیل احمد کانپور۔ ناظم انصار اللہ یوپی زون)

مدھیہ پردیش (گوالیر) میں جلسہ پیشوایان مذاہب

گوالیر ۱۵ دسمبر ۲۰۱۲ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت محترم گیانی تنویر احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد شمالی ہند نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ یونس خان صاحب نے کی۔ پہلی تقریر پیشوایان مذاہب وان کی عزت واحترام کے موضوع پر مکرم مظفر احمد ظفر صاحب نے کی۔ دوسری تقریر مکرم صغیر احمد طاہر صاحب نے ”جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر کی۔ بعد نماز ظہر وعصر دوسری نشست کا آغاز محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت مکرم عبد المحسن خان صاحب معلم نے کی۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں مہمانان خصوصی بھی جماعت کی دعوت پر تشریف لائے تھے۔ اسٹیج پر جناب پھول سنگھ پربا ادھیکشک B.J.P، جناب سراج قریشی صاحب ادھیکشک B.J.P، پنڈت بابو سنگھ گریہ، ویرندر کور صاحبہ ادھیکشک کانگریس موجود تھے۔

تمام مہمانوں نے اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا اس جلسہ میں آگرہ، دھولپور اور ایم پی زون کے تمام مبلغین ومعلمین کرام نے خصوصی تعاون دیا۔ کثیر تعداد میں افراد جماعت لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ جلسہ کی کل حاضری ۵۵۰ تھی۔ اختتامی خطاب میں محترم صدر جلسہ نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا اور بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رئیس احمد خان زونل امیر مدھیہ پردیش)

۱۵ دسمبر ۲۰۱۲ مدھیہ پردیش (گوالیر) میں جلسہ پیشوایان مذاہب کو خطاب کرتے ہوئے غیر مسلم معززین، اور حاضرین جلسہ

وصایا: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6745: : میں سعیدہ پروین بنت محمد سلیم بھٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 10.8.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عباس خان الامۃ: سعیدہ پروین گواہ: محمد احمد بھٹی

مسل نمبر: 6747 میں ظفریاب فریدی ولد پروفیسر وسیم احمد فریدی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن علی گڑھ ڈاکخانہ علی گڑھ ضلع علی گڑھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ یکم ستمبر 2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: قریشی انعام الحق العبد: ظفریاب فریدی گواہ: راسخ برکات

مسل نمبر: : 6748 میں مرزا نعیمہ بیگم زوجہ مرزا راشک احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 48 سال تاریخ بیعت 1972 ساکن خانپاڑا ڈاکخانہ بتھاری ضلع پرگانہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.8.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا گلے کا ہار ایک عدد دس گرام قیمت 28500 دو جوڑی بالی ساڑھے چار گرام قیمت 12875۔ حق مہر کل رقم 5000۔ کل میزان: 51975 میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابوطاہر منڈل الامۃ: مرزا نعیمہ بیگم گواہ: مرزا انعام الکبیر

مسل نمبر: 6749 میں شہناز بیگم زوجہ حقیقت خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 4.9.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی ناک کا پھول 2 گرام ۲۲ کیرٹ حق مہر 18525۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: شہناز بیگم گواہ: مصباح الدین نیرّ

مسل نمبر: 6750 میں حقیقت خان ولد ظفر اللہ خان قوم احمدی مسلمان پیشہ کارکن عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 4.9.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: حقیقت خان گواہ: مصباح الدین نیرّ

مسل نمبر: 6769 میں انیس فاطمہ الماس زوجہ میر موسیٰ حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن شیموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شیموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 12-9-4 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ لچہ ایک عدد ساڑھے تین تولہ، چین ایک عدد اڑھائی تولہ، انگوٹھی پانچ عدد ایک تولہ، نیکلس ایک عدد تین تولہ، چوڑیاں چار عدد تین تولہ۔ کان کی بالی چار عدد دو تولہ زیورات طلائی۔ کل وزن 15 تولے 150 گرام ۲۲ کیرٹ۔ حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید منان احمد الامۃ: انیس فاطمہ الماس گواہ: میر موسیٰ حسین

مسل نمبر: 6770 میں پی پی ناصر الدین ولد محمد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورٹاؤن ڈاکخانہ کنورٹاؤن ضلع کیرلہ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30 ستمبر 2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ زمین 96 سینٹ سروے نمبر 1/643 واقعہ پینگاڑی زمین میں حصہ پچاس فیصد میرے بھائی ناظم الدین۔ موجودہ قیمت 96x15000 میزان 1440000۔ میرا گذارہ آمد از کاروبار ماہوار 250000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: وی پی عاشق العبد: پی پی ناصر الدین گواہ: کے۔ عبد السلام

مسل نمبر: 6771 میں شیخ محمود ولد شیخ علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.9.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ترکہ والد صاحب کا چار ایکڑ زمین زرعی جو چار بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ نیز گھر کی زمین سات گونٹھ اس میں بھی چار بھائی حصہ دار ہیں۔ ٹی آرڈی چودہ لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہوار 10600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: میر عبد الحفیظ العبد: شیخ محمود گواہ: شیخ عبد المنان

مسل نمبر: 6772 میں حسنہ زبیر زوجہ زبیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن شارجہ ڈاکخانہ شارجہ ضلع شارجہ صوبہ U.A.E بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 9.1.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے 960 گرام سونہ۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 درہم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: افضل اعجاز الامۃ: حسنہ زبیر گواہ: بی محمد ساجد

مسل نمبر: 6773 میں امۃ الرحمن بنت محمد یوسف امروہی قوم احمدی مسلمان پیشہ سروس عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 11.9.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد العزیز اختر الامۃ: امۃ الرحمن گواہ: یونس احمد

مسل نمبر: 6774 میں جسیلہ بشیر زوجہ بشیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن مریاکنی ڈاکخانہ ترواڑاں کنو ضلع پالگھاڑ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ ۷ مارچ ۲۰۰۸ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے سونا چین 13 گرام۔ انگوٹھی 2 گرام جھمکہ چار گرام کنگن ٦ گرام حق مہر دس ہزار روپے۔ زمین 28 سینٹ اور گھر کی قیمت 650000 روپے۔ سروے نمبر 5802/9 کل قیمت 522375 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے۔ محمد سلیم الامۃ: جسیلہ بشیر گواہ: کے ایا موماسٹر

مسل نمبر: 5775 رمیض راجا ولد غلام محمد ڈار قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15/10/12 وصیت کرتا ہوں

کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد بٹ العبد: رمیض راجا گواہ: محمد ایاز عالم

مسل نمبر 6776: میں امۃ الحفیظ زوجہ حبیب الرحمن میر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 22.10.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی ہار دو عدد، کانٹے تین جوڑے، کڑے تین عدد، انگوٹھیاں ۵ عدد، چین ایک عدد، لاکٹ ایک عدد کل وزن 180 گرام قیمت 3,60,000 میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ 319200 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالوہاب الامۃ: امۃ الحفیظ گواہ: فرید احمد ڈار

مسل نمبر: 6777 میں طاہر احمد شمیم ولد مولوی سفیر احمد شمیم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 9 نومبر 2012 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم العبد: طاہر احمد شمیم گواہ: سید محی الدین

مسل نمبر: 6778 میں رضوان الحق ہودڑی ولد فضل الحق ہودڑی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 28.10.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نوید الفتح شاہد العبد: رضوان الحق ہودڑی گواہ: محمد سلیم سگری

مسل نمبر: 6779 میں شوکت جبین ولد سید مظفر احمد عامل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 13 نومبر 2012 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد ہار سونے کا 22.250 گرام قیمت 63190 دو عدد کان کے جھمکے سونے کے 4.400 گرام قیمت 12490 ایک عدد چین سونے کی 3.290 گرام موجودہ قیمت 9770 کل میزان: 85456۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید مظفر احمد العبد: شوکت جبین گواہ: ظفر احمد گلبرگی

مسل نمبر: 6780 میں داؤد احمد الہ دین ولد یوسف احمد الہ دین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ پوسٹ باکس نمبر 570 الہ دین بلڈنگ ضلع سکندرآباد صوبہ سکندرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 1.4.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد پلاٹ ۵۳۰ گنبر سروے نمبر 57869 بوڈوپل موضع گھٹکیر۔پلاٹ نمبر ۱۷۔۱۸۔۱۹ کو ملا کر لکھا گیا ہے۔ایک عدد پلاٹ 266.66 گز۔سروے نمبر 21/A چوٹنل ضلع نلگنڈہ۔ایک پلاٹ قادیان میں۔میرا گذارہ آمد از تجارت ماہوار 15000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ سید رسول العبد: داؤد احمد الہ دین گواہ: ایم سلیم

میدان تبلیغ کا ایک واقعہ

خورشید احمد صاحب پربھاکر، درویش قادیان

بھارت کے صوبہ یوپی میں مجھے دس سال تبلیغی و تربیتی خدمات بجالانے کا موقعہ نصیب ہوا۔میری دلی تمنا، کوشش اور دعا تھی کہ شاہجہانپور کا سارا علاقہ احمدیت کی آغوش میں جلد تر آجائے۔میں نے اس مقصد کیلئے رات دن ایک کردیا۔شاہجہانپور شہر میں ایک دن خاکسار محلہ جات میں تبلیغ کرتے ہوئے برلب سڑک ایک بیٹھک میں پہنچا، بیٹھک میں پانچ عمر رسیدہ پٹھان، خوبصورت باشرع ریش بیٹھے ہوئے تھے، جو اپنے کسی مسئلہ کے لئے جمع ہوئے تھے۔

میں نے ان میں سے ایک بزرگ کو لٹریچر دیا۔مگر انہوں نے یہ کہتے ہوئے لٹریچر لینے سے انکار کردیا کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں جادو بھرا ہوا ہوتا ہے۔جس نے بھی ان کے لٹریچر کو دلچسپی سے پڑھا یا سُنا۔وہ ضرور ہی گمراہ ہوجاتا ہے۔میں نے جواباً کہا کہ جناب جادو کی بات بچگانہ خیال ہے۔یہ کتابچہ تو کسی احمدی عالم کا لکھا ہوا ہے اور جالندھر و امرتسر کے پریس میں چھپا ہے۔پھر ہم جادو کے قائل بھی نہیں ہیں۔لیکن وہ اپنی بات پر مُصر ہے۔

باتوں باتوں میں وہ کہنے لگے کہ بڑے مرزا صاحب کے دائیں بازو کے ہاتھ کا پنجہ ٹوٹا ہوا تھا اور وہ بائیں بازو کو نیچے رکھ کر اس کے اوپر دایاں ہاتھ و پنجہ رکھ کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔بایاں بازو سہارا دیتا تھا۔ایسا کرنے سے نماز میں دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ لیتے تھے، قادیانیوں نے اپنے پیر و مرشد کی نقل کرتے ہوئے سینہ پر ہاتھ باندھنے کی رسم جاری کردی ہے۔جو بدعت ہے اور بدعت ضلالت ہے۔

میں نے انہیں بتایا کہ آپ نے غلط سنا ہے۔حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دونوں ہاتھ بغیر کسی بیماری کے خدا کے فضل سے صحیح سلامت اور تندرست تھے۔اس امر کے گواہ حضرت مسیح موعودؑ کے ہزاروں صحابہؓ تھے۔دوسرے سلطان القلم کے پر جلال ہاتھوں نے اس اسلام کی نصرت، تائید اور حقانیت میں ایسے ایسے برہان نیرہ تحریر کیے ہیں کہ جنہوں نے مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچادیا ہے۔دشمنوں کی زہریلی کچلیوں کو ملیامیٹ کردیا اور آپ نے ۸۰ سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں جن میں براہین احمدیہ، آئینہ کمالات اسلام، چشمہ معرفت، حقیقۃ الوحی وغیرہ ضخیم کتب بھی شامل ہیں۔خدائی تصرف اور الٰہی تائید و نصرت سے لکھی گئی کتب کو آپ جادو سے تعبیر کرتے ہیں۔ٹوٹے ہوئے ہاتھ سے تو کوئی شخص دس بارہ سطور بھی نہیں لکھ سکتا؟ آپ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا داہنا ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا اور دوسری طرف سلطان القلم کی ۸۰ سے زائد کتب کی تصنیف کے قائل ہیں۔یہ متضاد باتیں آپ کو زیب نہیں دیتیں۔

رہا بدعت کا مسئلہ تو عدمِ علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔احادیث مبارکہ سے سنت سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں ہاتھ باندھنے کے تین طریق مروی ہیں۔(۱) پہلے پہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ کھلے چھوڑ کر نمازیں ادا کرنا۔(۲) دوسرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زیر ناف ہاتھ باندھ کر نمازیں ادا کرنا اور تیسرے آخری صورت جس پر آپ کا تاحیات تعامل رہا وہ بہتر طریق سینے پر ہاتھ باندھ کر نمازیں ادا کرنے کا رہا ہے۔اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسی آخری طریق کو جماعت احمدیہ اپنا رہی ہے اور یہ طریق سنت سے موید ہے۔

میں نے خان صاحب سے پوچھا! سچ سچ بتائیے آپ کہتے ہیں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام۔کلمہ گو و نمازی تھے۔شروع میں عام مسلمانوں کے ساتھ نمازیں بھی مشترک تھیں۔جماعت احمدیہ بھی صفات مذکورہ پر گامزن ہے۔تو پھر آپ بانیٔ جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے لوگوں کو کافر کیونکر قرار دیتے ہیں؟ دنیا میں کروڑوں کافر ہیں بلکہ بھارت میں لاکھوں کافر ہیں۔ان میں سے ایک بشر کی ہی مثال بتلائیں جو کلمہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا صدق دل سے اور زبان سے اقرار کرتا ہو جملہ ارکانِ اسلام پر دل کی عزیمت سے عمل پیرا ہو اور پھر کافر بھی ہو؟ چلو آپ اپنے فارمولا کے مطابق شاہجہانپور کے کسی ایک محلہ میں کسی ہندو کو پیش کریں

انہوں نے فرمایا قادیانیوں کو بحث میں کوئی لاجواب نہیں کرسکتا اور گفتگو ختم ہوئی۔

☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 7 March 2013 Issue No 10

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S. $: 50 Euro
:70CanadianDollar

المضطر کی حقیقت پر ایمان افروز بیان

دعا کے طریق اور خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور یہ کہ وہ خدا تمام قدرتوں کا مالک ہے کی بصیرت افروز تفصیل

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 فروری 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج کے خطبے کیلئے میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے کوئی موضوع سوچ رہا تھا تو خیال آیا کہ عمومی طور پر ہم پیشگوئی مصلح موعود بیان کرتے ہیں۔ بعض کاموں کا ذکر کرتے ہیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیے۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپؓ کو خداداد ذہانت فراست علم عطا فرمایا تھا اس کے بہت سے نمونے خلیفہ بننے سے پہلے ہی آپ کی تحریرات و تصاویر میں نظر آتے ہیں۔ یہ تحریرات و تقاریر علم و معرفت سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ کی کتب انوار العلوم کے ماتحت شائع ہو رہی ہیں۔ اب تک ۲۱ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور ہر جلد ۶۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ مزید کام جاری ہے۔ اسی طرح آپؓ کے خطبات جمعہ بھی ہیں جو خطبات محمود کے نام سے شائع ہو رہے ہیں، اس کی چوبیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ہر جلد ۶۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ ابھی ۱۹۴۲۔۴۳ تک کے خطبات شائع ہوئے ہیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن جو آپؓ کے کاموں کو تقاریر کو پھیلانے کیلئے بنائی گئی ہے وہ ان تقاریر کے ترجمے بھی مختلف زبانوں میں کروا رہی ہے اور انشاء اللہ انگریزی میں تو بہت جلد مہیا ہو جائیں گے۔ کچھ عربی میں شائع ہو چکے ہیں۔ ہمارے مختلف ممالک کے جامعات کے طلبا بھی اس کے ترجمے کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا بہرحال یہ ایک خزانہ ہے جو آپؓ نے اپنی زندگی اور باون سالہ دور خلافت میں جماعت کو دیا لیکن اس کی اشاعت چند ہزار کی تعداد میں ہوتی ہے۔ جو احباب خریدتے ہیں وہ بھی شاید مکمل نہ پڑھتے ہوں اور اب لاکھوں نومبائعین اردو سے نابلد ہیں۔ اس لئے نئی نسل کی اکثریت کو آپؓ کے علم و معرفت کا کچھ پتہ ہی نہیں بلکہ میری عمر کے لوگ بھی جو پیدائشی احمدی ہیں ان کو بھی آپؓ کے انداز خطابت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم یہ مجموعے اور خزانے پڑھیں تو تبھی ہم آپؓ کی علمی وسعت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیے جانے کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ویڈیو اور آڈیو کی اس زمانے میں سہولت نہ تھی۔ جو ایک دو تقاریر موجود ہیں ان کی بھی امتداد زمانہ سے آواز کی وہ کوالٹی نہیں رہی اور آپ کے انداز خطیبانہ کا مکمل اندازہ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال یہ شکر ہے کہ تحریرات تقاریر اور خطابات کا ریکارڈ کافی حد تک محفوظ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج میں نے بجائے اس کے کہ اس پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں کچھ بیان کروں سوچا کہ آپؓ کا ایک خطبہ جمعہ آپؓ کے الفاظ میں بیان کروں۔ اس خطبے میں دعا کے طریق اور خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور یہ کہ وہ خدا تمام قدرتوں کا مالک ہے کی تفصیل موجود ہے۔ یہ مضمون میں نے اس لئے چنا ہے کہ آج کل بھی اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ یہ خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۱۰ر اپریل ۱۹۴۲ کو ارشاد فرمایا۔ اس تفصیلی خطبہ کے بعض حصص حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں مختصراً بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ میں نے احباب کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی اور اب جو دوستوں کی طرف سے خطوط ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت کے ایک حصہ میں دعا کی اہمیت اور فکر پائی جاتی ہے لیکن ابھی اس میں بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ضرورت ہے کہ مردوں اور عورتوں اور بچوں سب کی ذہنیت کو دعا کیلئے بدلا جائے۔ اور ان میں سب سے پہلے دعا کی اہمیت اور تعلق کو پیدا کیا جائے۔ یعنی خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا ہو۔ جس کا خدا پر کامل یقین نہیں اس کی دعائیں قانون کے طور پر قبول نہیں ہوتیں بلکہ کبھی کبھار ہو جاتی ہیں تا اس کے دل میں خدا پر کامل یقین پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ (النمل: ۲۷/۶۳) یعنی کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے۔ حضرت مصلح موعودؓ مضطر کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مضطر عربی زبان میں اسے کہتے ہیں جسے چاروں طرف سے دھکے ملتے ہیں۔ اور کوئی راہ نجات باقی نہیں رہتی جس کے سامنے ایک خدا تعالیٰ کی ہستی باقی رہ جاتی ہے۔ اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ مضطر کے مضمون میں یقین کا پایا جانا ضروری ہے۔ مضطر کے صرف یہ معنے نہیں کہ گھبراہٹ پیدا ہو۔ محض اضطراب کا دل میں پایا جانا اضطرار پر دلالت نہیں کرتا۔ اضطرار پر وہی حالت دلالت کرتی ہے جب صرف خدا تعالیٰ کی راہ کھلی ہو اور ہر راہ بند ہو۔ مضطر کی وضاحت حضرت مصلح موعودؓ نے بہت سی مثالیں اور واقعات دیکر بیان فرمائی۔

آپ فرماتے ہیں اضطرار دنیا میں کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں المضطر کا لفظ رکھا گیا ہے جس کے معنے ہر طرح کے مضطر کے ہیں۔ حضور مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ایک غریب آدمی ہے جس کے کپڑے پھٹ گئے ہیں۔ ایک ہندو یا دہریہ وہ کپڑے بنا دیتا ہے اب گو ہمارے یقین کے مطابق خدا نے اس کے دل میں ڈالا کہ غریب کے کپڑے بنائے لیکن عام انسان کی نظر میں یہ بات ہوگی کہ اضطرار کی حالت میں فلاں آدمی کام آیا۔ مگر وہی آدمی جب بیماری میں مبتلاء ہوتا ہے تو ایسی حالت میں وہ امیر اسکی مدد نہیں کر سکتا۔ بلکہ اچھا رحم دل طبیب اس کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مطلق مضطر جس کی کوئی مدد نہ کرے میں اس کی مدد کرتا ہوں اور ہر قسم کے اضطرار کو خدا تعالی دور فرماتا ہے۔ انسان کے اضطرار کی ہزاروں حالتیں ہوتی ہیں اور اللہ تعالی کی ذات ہی حقیقی اضطرار کو دور کرنے والی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا جب تک انسان کے اندر یہ یقین پیدا نہ ہو کہ ہر ایک قسم کے اضطرار کی حالت پر اللہ تعالی کی ذات ہی کام آئے گی تب تک وہ مضطر نہیں کہلا سکتا اور جب اللہ تعالی پر کامل یقین ہو جائے تو پھر وہ انسان اور وہ قومیں ترقی کرتی چلی جاتی ہیں۔ ان کی کایا پلٹ جاتی ہے ان کے بخیل سخی، ان کے کمزور بہادر اور ان کے چھوٹے بڑے ہو جاتے ہیں۔ اسلام کی ابتدائی حالت کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کئی ایک مثالیں دے کر فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالی سے تعلق کے نتیجہ میں عربوں کی حالت بدل گئی۔ مدینہ کے کھیتی باڑی کرنے والے جنگ بدر میں کامیاب ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بھی یہ نظارہ ہم نے دیکھا کہ کس طرح خدا تعالی سے تعلق کے نتیجہ میں علم، صحت، مال میں برکت اور فضل نازل ہوتا ہے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ دنیا میں جب تک مضطر ہو کر دعا نہ کی جائے اس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی۔ آج اس حوالے سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ آج اگر ہم نے حالات کو بدلنا ہے تو تمام طاقتوں کے سر چشمہ یعنی خدا تعالی سے کامل تعلق پیدا کرنا ہوگا اور اس کی طرف آنا ہوگا۔ تمام دلوں کو بدلنے والا خدا تعالی ہے۔ جب ہمارا خدا سے تعلق ہوگا تبھی صحیح تربیت ہو سکے گی۔

آخر پر حضور انور نے جماعت کے ایک مخلص وفدائی کارکن عظیم صاحب کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔

❀ ❀ ❀

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان